

مصباح الظلام علی رده اعداء الاسلام

المعروف

للعلامة د. یونس کاعر قان (کامل)

در طریقت و سیرت

حضرت علامہ شیخ محمد عبدالوہاب خان

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پر نور مولیٰ الکریم فقیہ
العظیم فرید الدور ال قطب زماں وحید قرآن سیدی وسندی و مرشدی
مولانا الحاج آل رحمن مصطفیٰ رضا خاں المعروف مفتی اعظم ہند (رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ
کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت و گمراہی سے نکال کر جادہ
مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری و ساری ہے اور
انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

WWW.NAFSEISLAM.COM

فقیر ابو الرضا عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

تقریظ منیر

علامہ جلیل ناصر ملت حامی سنت ناجی بدعت حضرت مولانا السید الشاہ تراب الحق

قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسٹر ندیم دیوبندی نے ایک کتابچہ ترتیب دیا جس کا نام ”ایمان اور نماز اہلسنت“ رکھا۔ مسٹر ندیم نامی شخص نے اپنی کتاب میں کوئی نئی بات تو نہیں کی ساری وہی پرانی کھسی پٹی باتیں ہیں جن کا جواب صد ہا مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا ایک نیا انداز اختیار کیا گیا ہے گویا نیا جال لائے پرانے شکاری۔ اس کتاب کے طبع ہونے پر عوام اہلسنت میں ایک بے چینی پائی جاتی تھی خصوصاً نوجوانوں کی طرف سے یہ مطالبہ بڑھتا گیا کہ اس کتاب کا جواب ضرور آنا چاہئے۔ میرے مخدوم و محترم فاضل اجل حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب مدظلہ العالی نے اس کا سیرہ اٹھایا اور اس کتاب کا رد تحریر فرمایا اس کتاب میں اٹھائے گئے تمام سوالات کے مسکت اور دندان شکن جوابات تحریر فرمائے۔ علامہ موصوف کے جوابات پڑھ کر مسٹر ندیم کو یقیناً سخت ندامت اٹھانی پڑے گی نیز جوابات کا انداز سرسری نہیں بلکہ نہایت نفیس تحقیق کے بعد حوالہ کتب تحریر کئے گئے ہیں جو علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت کے لئے یکساں فائدہ مند ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور علامہ موصوف کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور حضرت کاسایہ کرم ہم اہلسنت و جماعت پر دراز فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ نبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری

12 اکتوبر 1992ء

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

از : مولانا ندیم احمد قادری صاحب

ایم اے و فاضل دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی

آج کے پر فتن دور میں جہاں ایک طرف اسلام دشمن طاقتیں عمارت اسلام کو منہدم کرنے کی کوششوں میں مشغول ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان ناموس رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عظمت صحابہ (علیہم الرضوان) اور تقدس اولیائے کرام پر ریک حملے کر رہے ہیں اور کوئی اپنی پروفیسری کے زعم میں متفقہ مسائل پر قیاس آرائی کر کے دین میں رخنہ ڈال رہا ہے تو کوئی مفسر قرآن کہلانے والا ایسی مسلمہ شخصیت جسے عرب و عجم اپنا امام و پیشوا تسلیم کرتے ہیں ہدف تنقید بناتا اور اپنی لولی لنگڑی عقل پر اعتماد کرتے ہوئے تحقیقی میدان میں سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں قرب قیامت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ فتنوں کا ظہور ہر دور میں ہوتا رہا ہے کل بھی باطل اپنی تمام تر سرسامانی کے ساتھ حق سے مد سر پیکار تھا اور آج بھی ہے اور تا قیامت رہے گا۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے بعض قرآن و حدیث سے نا بلند لوگ کہا کرتے ہیں کہ اسلام میں اس قدر فرقے اور جماعتیں ہو گئیں کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں وغیرہ۔ اقول : سرکارِ دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو پہلے ہی اس امر یقینی پر مطلع فرمایا ارشاد ہوا ”سنفترق امتی ثلاثا و سبعین فرقا کلہم فی النار الا واحدة“ یعنی میری امت میں تیس (73) فرقے ہوں گے تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ موجودہ ماحول کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم اس حدیث کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں اسی وقت کی خبر دی گئی ہے کہ آئے دن نئے نئے اعتقادات سامنے آرہے ہیں

جن کا خیر القرون میں نام و نشان تک نہ تھا لہذا فرقوں کا ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ رہا یہ سوال کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں کون حق پر اور کون باطل پر ہے۔ بریلوی اور دیوبندی اختلاف کس نوعیت کا ہے تو اس بارے میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہر خاص و عام اس حقیقت سے باخبر ہے کہ آخرت کی کامیابی (جنت میں جانے) کا انحصار ایمان پر موقوف ہے اور اصل اسلام و خلاصہ ایمان بنی ہاشم محمد عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سچی محبت و الفت ہے اور اس بات کو شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے با حسن و خوبی جان لیا تھا جس کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

مغر قرآن روح ایمان جان دیں

ہست حب رحمت للعلمین

فرماتے ہیں قرآن کا مغز ایمان کی روح اور دین کی جان تو صرف حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے جب یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان نام ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا تو اب کتنا پڑے گا کہ کلید کامرانی آخرت جز حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کچھ نہیں اور ہمارا یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں بلکہ کتاب و سنت کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ جس نے اپنے قلب کو حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے منور و مزین کیا اسی کا ایمان ایمان ہے اور اس کے اعمال کو شرف قبولیت حاصل کیونکہ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ (ﷺ) اور خت اسلام کی جڑ ہیں اور دیگر اعمال مثل شاخ و ٹہنیوں کے اور شاخ و ٹہنیوں کا یہ حال ہے کہ جب تک جڑ سے وابستہ ہیں ہری بھری اور پھول و پھل سے لدی ہوئی ہیں اور جوں ہی جڑ سے تعلق منقطع ہوا بے کار اور آگ میں ڈالنے کے قابل بعینہ یوں سمجھئے کہ جن سے دلوں میں حب رسول (ﷺ) نے گھر کر لیا اور ان کے اعمال کو حضور (ﷺ) کے دم قدم سے وابستگی ہے وہی اللہ (عز و جل) کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہیں اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا ”اولئک ہم خیر البریہ“ یعنی وہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور جن کے دل محبت رسول (ﷺ) سے خالی ہیں اور آپ (ﷺ) پر ایمان نہیں لائے ان کے لئے فرمایا

”عاملۃ ناصبۃ تصلی ناراً حامیہ“ یعنی عمل کریں اور مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا ”اولئک ہم شر البریہ“ یعنی وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے؟ مخلوق میں کتا و سور بھی داخل ہیں لہذا وہ ان چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہیں مذکورہ تقریر سے واضح ہوا کہ اولیت حبِ مصطفیٰ (ﷺ) کو حاصل ہے اور اعمالِ ثانیوی ثمن ہے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول ہمدگی اس تاجور کی ہے

اور بخاری شریف کتاب الایمان میں ہے۔ رسول خدا (ﷺ) نے فرمایا ”والذی

نفسی بیدہ لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ“

”اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔“

جب کہ اسی حدیث سے مصلادوسری حدیث میں والناس اجمعین کا اضافہ ہے

یعنی تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا ”لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من

نفسہ“ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو کسی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور اس کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ان تینوں مذکورہ بالا احادیث کا مفاد یہ ہے کہ سرکار (ﷺ) کی محبت ایمان ہے اور آپ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے اس تمہید کے بعد جب ہم دیوبندی مذہب کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر یہ واحد ایسا مذہب ہے کہ جس کی پوجا پر ستش کرتا ہے اسی کو عیسیٰ بتاتا ہے وگرنہ روئے زمین پر کوئی ایسا مذہب نہیں دیکھا گیا جو اپنے ہی معبود کو عیب لگائے لیکن وہابی جسے خدا کہتا ہے اسی کے لئے جھوٹ کو ممکن جانتا ہے اور جس کو رسول بتاتا ہے اسی کے علم کو چوپائے جانوروں سے تشبیہ دیتا ہے اور کبھی اعمال میں سبقت لے جاتا ہے اور کبھی بھائی بن کر برہمدی کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی چمار سے زیادہ ذلیل کہہ کر رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے۔

تو دوستو! ابھی آپ نے خود فیصلہ کیا تھا کہ رسول کریم (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے تو خدا لگتی کہیے گا کہ رسول کریم (ﷺ) کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دینا چمار سے زیادہ ذلیل بتانا کبھی برابری اور کبھی بڑھ جانا کیا گستاخی نہیں؟ اور یقیناً ہے تو بتائیے ایسے عقائد رکھنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے

پھر کہے مردک کے ہوں امت رسول اللہ ﷺ کی

دوستو! یہی وہ ٹولہ ہے جو ”یار رسول اللہ“ (ﷺ) کے نعرے پر فساد پھیلاتا ہے اور کبھی صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر قتل و غارت گری کرتا ہے اور کبھی بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کی حاضری دینے والوں پر آستین چڑھاتا اور نذر و نیاز کرنے والوں کو آنکھیں دکھاتا ہے اور آئے دن اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک اور بدعتی بتاتا ہے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

شرک کی تسبیح ان کا وظیفہ
 شرک ہی جیتے جپاتے یہ ہیں
 شرک ہے ان کی بڑھتی دولت
 چھروں شرک لٹاتے یہ ہیں

گذشتہ دنوں گروہ وہابیہ کے ایک قاری صاحب ندیم دیوبندی کی کتاب ”ایمان و نماز اہلسنت“ نظر سے گزری۔ گروہ وہابیہ کا یہ قاری میدان تصنیف و تالیف میں قلم اٹھائے آگے بڑھا لیکن بے چارہ قرآن و حدیث اور معمول سلف سے ٹبلد نفس کا پرستار حسد و بغض کینہ و کدورت اور عداوت و نفرت اہلسنت (بریلوی) میں اس قدر آگے بڑھا ہوا کہ جب لکھنے بیٹھا تو اسے کتاب کے شروع میں تسمیہ (بسم اللہ شریف) لکھنے تک کا ہوش نہ رہا کیونکہ اس کا منشاء تو اپنی اس تالیف سے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی بنانا تھا لہذا اس نے خوب اپنے دل کا بخار نکالا اور منہ میں جو آیا بکا لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی عاشق رسول (ﷺ) سحیت کا ورد رکھنے والا اس بے باک کے منہ میں لگام دے لہذا جب لوگ سیدی مرشد من پیر طریقت رہبر شریعت خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب قادری رضوی مصطفوی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں مُبصر ہوئے تو آپ نے باوجود علالت شدیدہ کے دو چار دن میں ہی ”مصبح الظلام علی رد اعداء الاسلام“ (المعروف) ”اہلسنت دیوبند کا عرقان“ کی صورت میں ایک رسالہ تحریر فرما کر وہابیہ دیوبندیہ کے کید و مکر کو واضح فرمایا اور عقائد اہلسنت کی محافظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے اور ان ایمان کے ڈاکوؤں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے۔

(آمین جہاں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سگ بارگاہ رضا

ندیم احمد قادری

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

عزیز دوستو! پیارے بھائی! قیامت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ نئے نئے فتنے طرح طرح کے فرقے حشرات الارض کی مانند پھیلتے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو قریب دینے کی خاطر اسلامی لباس میں ملبوس بفحوائے ذیاب فی ثیاب (کپڑوں میں بھیزے) اسلام اور سنت کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ مبارک زمانہ جس کے بارے میں سرکارِ ابد قرار (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ”خیر القرون قرنی“ سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اس زمانے میں بھی منافق مسلمانوں کو قریب دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من يقول امنا بالله وبالیوم الآخر وما هم بمؤمنین۔ یخدعون الله والذین امنوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں قریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں قریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں، پھر انکی علامت اس طرح بیان فرمائی واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزون ”اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی نہیں کرتے تھے۔“

اس زمانہ برکت نشان کے بعد جتنا بُعد (دوری) ہوتا گیا فتنے جنم لیتے رہے گمراہی اور بے دینی بڑھتی گئی۔ نئے نئے فرقے پیدا ہوتے گئے ان ہی فرقوں میں سے ایک فرقہ وہابیہ بھی ہے جو مختلف چولوں میں نظر آ رہا ہے۔ ان میں غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتے اور تقلید آئمہ کو شرک ٹھہراتے اور مسلمانوں کو مشرک سمجھتے ہیں ان میں بھی متعدد پارٹیاں ہیں دیکھو

کتاب مستطاب ”تقلید آئمہ ملت جواب اصلی اہلسنت“ اور ان ہی وہابیہ میں مقلد بھی ہیں جو اپنے کو سنی اور حنفی بتاتے اور مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں ان میں بھی متعدد گروہ ہیں مثلاً دیوبندی، تبلیغی، مودودی اور سواوا عظیم اہلسنت وغیرہم۔ تقریباً ڈھائی تین سو سال پہلے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) میں وہابیت دیوبندیت نام کی کوئی چیز نہ تھی اور نہ ہی غیر مقلد اہلحدیث کا نشان ملتا تھا۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے رفقاء نے انگریزوں کی سرپرستی میں وہابیت کو پروان چڑھایا اور مسلمانوں کو سکھوں سے جہاد کرنے کا فریب دے کر سید صاحب (مولوی اسماعیل کے پیر) نے پہلا جہاد حاکم یا غستان یار محمد خان سے کیا۔ ملاحظہ ہو ارواحِ مطہرہ مصدقہ مولوی اشرف علی اور تذکرۃ الرشید مولوی عاشق الہی میرٹھی، آج ہر شہر و قصبہ اور دیہات میں وہابیہ غیر مقلد اہلحدیث اور مقلد دیوبندی تبلیغی مودودی وغیرہ کی یلغار ہے ہر جگہ بستر اٹھائے کتابیں بغل میں دبائے پھرتے اور مسلمانوں کو گمراہی کی جانب دعوت دیتے وہابی بنانے کے درپے ہیں اور مومنین ہی نہیں بلکہ سلف صالحین کو مشرک و گمراہ بتاتے ہیں آپ استنبجے کے لئے اگر ڈھیلا تلاش کریں گے تو بدقت تلاش بیدار کے بعد ہی ملے گا مگر مسجد کی امامت کے لئے وہابی دیوبندی وغیرہ کی تلاش میں کوئی وقت نہیں ہوگی۔ ایک مانگو گے تین وہابی ملیں گے یہ گمراہی کے ثمرات ہیں فسق و فجور، گمراہی اور بے دینی دن بدن بڑھ رہی ہے اور دینداری اور نیک کرداری کم سے کم تر نظر آتی ہے اور متقی اور پرہیزگار خال خال پائے جاتے ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ سارے جدید فرقے جن کی آج کثرت ہے سب گمراہی کے دھندے ہیں مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے اور وہابی بنانے والے جال ہیں ان فرقوں کا ہر سپاہی عزازیل کا لشکر ہے اور اپنے آقائے نعمت مسٹر عزازیل کی نمک خواری کا حق ادا کر رہا ہے ان کی معروف نشانی محبوبانِ خدا کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔ عرسِ نوری رضوی کے موقع پر حال ہی میں لائڈھی جانے کا اتفاق ہوا تو احباب نے ایک کتابچہ ”ایمان و نماز اہل سنت“ پیش فرماتے ہوئے طالب جواب ہوئے۔ کتاب ہذا کے مؤلف مسرندیم دیوبندی ہیں، پیش لفظ میں تالیف کتاب کی غرض و غایت یوں

بیان فرماتے ہیں :

”جہاں ناظرہ اور حفظ کو ہی تعلیم کی انتہاء سمجھ لیا جاتا ہے اور ماں باپ اسی کو ہمتی سمجھتے ہیں جب کہ بد قسمتی سے ان میں سنت و بدعت، توحید و شرک میں امتیاز کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ان فارغ الذہن تو نہالوں کو عقیدہ اہلسنت کا صحیح علم ہی نہیں ہوتا اس لئے وہ عام جہالت کی تاریکی کو ہی نور سمجھ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ص لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی

مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اس لحاظ سے یہ بچے قابل رحم ہوتے ہیں ان کو عقائد و اعمال کی خاص اور مختصر تعلیم دینا دینی فریضہ اور وقت کا تقاضا ہے تاکہ وہ بدعات رسومات کے جنگل میں نہ بھٹکیں۔“ (صفحہ ۲، ۳)

مؤلف کی یہ عبارت غمازی کر رہی ہے کہ والدین کی اکثریت مذہب مہذب اہل سنت کے عقائد کی حامل ہے جن عقائد کو یہ شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں خود مؤلف مسٹر ندیم دیوہدی کے شجرہ نسب کا محاسبہ کیجئے تو ممکن ہے کہ ان کے والدین ان ہی عقائد کے حامل ہوں جن کو یہ بدعت و شرک ٹھہراتے ہیں۔ بالفرض والدین نہ سہی تو دادا پردادا لکڑ دادا کی جانب رجوع کریں تو یقیناً انہیں عقائد اہلسنت ہی کے حامل پائیں گے۔ پھر یہ سلسلہ طویل ان کے جد اعلیٰ تک ان ہی عقائد کا حامل ہو گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسٹر ندیم دیوہدی کی پیدائش کا ہمتی ہی ایسے لوگوں پر ہے جو سارے بدعتی اور شرک تھے۔

فقیر سراپا نکھیر نے باوجود اپنی بے بضاعتی اور عدم الفرستی کے احباب کے حکم پر اپنی گردن تسلیم جھکا دی۔ اللہ عزیز و غفار اپنے پیارے حبیب احمد مختار (رحمۃ اللہ علیہ) کے صدقے میں احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور

منارہ نور ہدایت بنائے اور مسلمانوں کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے
آمین یا رب العلمین۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلى الله تعالى على خير خلقه و نور
عرشه سيدنا و مولانا محمد وآله واصحابه و بارك وسلم ابدا ابدا۔

فقير ابو الرضا عجد الوباب خاں الفادری (الرضوی) غفرلہ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار۔ القوى العزيز المنتقم الجبار المتعالی۔ بصفات
الکمال والجلال المنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال والذى ليس
له ضد ولا مثال۔ ثم الصلوة والسلام على افضل العلمین خاتم الانبیاء
والمرسلین رحمة للعالمین سیدنا و سندننا و مولانا محمد واله واصحابه
اجمعین اما بعد!

عزیز دوستو! اور پیارے بھو! مسٹر ندیم دیوبندی نے اپنی کتاب کا نام ”ایمان و نماز
اہلسنت“ رکھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عقائد اہلسنت جن کو ایمان سے تعبیر کرتے ہیں
کیا ہیں اور ان کی نماز کیا ہے مگر اس سے قبل یہ معلوم کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ مؤلف
کی مراد اہل سنت سے کیا ہے چنانچہ کتاب کا مؤلف اس کی تشریح اس طرح کرتا ہے۔
”پیارے بھو! آپ کو علم تو ہو گیا کہ دیوبند انڈیا کا ایک شہر ہے وہاں دنیا کی سب
سے بڑی یونیورسٹی ہے اس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے
ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا ہے۔“ (کتاب ”ایمان و نماز اہلسنت“ صفحہ 59)
اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اہلسنت دیوبند دارالعلوم دیوبند
سے پیدا ہوئے اس سے پہلے ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ اب یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہو گیا کہ
یہ کون سا فرقہ ہے اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

اہلسنت دیوبند کی تعریف

عزیزان امت نو نہالان ملت! اب تو آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ اہلسنت سے مراد
اہلسنت دیوبند ہیں۔ مسٹر ندیم دیوبندی جس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ دارالعلوم
دیوبند کے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا
ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کے علماء اور اولیاء کے ماننے والوں یعنی ان کے
عقائد پر ایمان لانے والوں کو اہل سنت دیوبند کہا جاتا ہے یہاں سے اس فرقے کی ابتداء ہوتی

ہے اس سے پہلے اہلسنت دیوبند نام کی کوئی چیز نہ تھی اب یہ بات لازم آتی ہے کہ ان علماء دیوبند اور اولیائے دیوبند کے عقائد کیا ہیں اگر عقائد وہی ہیں جو علماء اہلسنت سلف صالحین سے چلے آرہے ہیں تو علامت امتیاز بے سود پس یہ علامت امتیاز ہی اعلان کر رہی ہے کہ ان کے عقائد سلف صالحین کے خلاف و جدا ہیں جیسے گھی تھااب آگیا ڈالڈا گھی تو دونوں میں فرق ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

عزیزان امت و نونہالان ملت! دیوبند کے اولیاء اور بزرگان دین کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان کے عقائد و ایمان پر نظر فرمائیں تو ان کے دین و مذہب کا حال واضح ہو جائے گا۔ مسٹر ندیم دیوبندی زیر عنوان ”(دیوبند کے) اولیائے کرام اور بزرگان دین“ رقمطراز ہیں: ”ہم چند خاص بزرگوں کے بارگت نام ذکر کرتے ہیں ان کو اچھی طرح یاد کر لو:

- ۱۔ پیر کامل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی
- ۲۔ مولانا قاسم نانوتوی دیوبند یونیورسٹی کے بانی پر نسل تھے
- ۳۔ شیخ کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
- ۴۔ جنگ آزادی کے ہیرو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی
- ۵۔ پیران پیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
- ۶۔ قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث

۷۔ شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی

۸۔ بے مثال خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۹۔ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف ہوری

۱۰۔ امام المتکلمین حضرت مولانا محمد علی جالندھری

۱۱۔ مفتی اعظم اور عظیم سیاستدان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود پاکستان میں ان سے بڑا مفتی اور سیاستدان پیدا نہیں ہوا۔

۱۲۔ شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی

۱۳۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی مشہور خطیب تھے

۱۴۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب

۱۵۔ پیر طریقت حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارضی یہ پیران پیر کے خلیفہ تھے

بچوں! یہ تمام بزرگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان سب کے لئے ایصال

ثواب کیا کریں۔ “ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 60, 61, 62)

عزیزان ملت یہ ہے متاع ولایت اور بزرگان جماعت دیوبند کے اسماء گرامی جن پر

ایمان لانے والوں اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو کہ مسٹر ندیم دیوبندی نے تو یہ کہا کہ دیوبند

یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی

دیوبندی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ایمان لانے اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند لکھا۔

اے عزیز! ماننے کا مطلب ہی ایمان لانا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں سورہ بقرہ کے

آخری رکوع میں آیت کریمہ ”امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل

امن باللہ والملئکة وکتبه ورسله“ کا ترجمہ مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ الہند مولوی

محمود الحسن دیوبندی اس طرح کرتے ہیں: ”مان لیا رسول نے جو کچھ اتر اس پر اس کے رب

کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی

کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو۔“

دیکھا آپ نے ندیم صاحب کے شیخ الہند نے ایمان لانے کا مطلب ماننا یعنی مان لیا

اور مانا ہی کیا ہے۔ شاہ دلی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر صاحب محدث

دہلوی اس آیت کے تحت موضح القرآن میں فرماتے ہیں ”یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا۔“ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اولیائے دیوبند مذکورہ اور علماء دیوبند مسطورہ پر ایمان لانے والے اور ان کی پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے اور جو ان کو نہ مانے یا ان کے عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اہلسنت دیوبند ہرگز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ ثابت ہوا کہ یہ فرقہ بدعتی فرقہ (جو نیا پیدا کیا گیا) ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

مسٹر ندیم دیوبندی نے دیوبند کی متاع دین خصوصاً اہلسنت دیوبند کے عمائدین کی فہرست دے کر چوں کو یاد کرنے کی تاکید فرمائی۔ ان پر خامہ فرسائی کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ یہ مختصر عجلہ اس کا متحمل نہیں ہم صرف چند نظائر پر ہی اکتفا کرتے ہیں جس سے دیوبندی مذہب کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ ساری زندگی کے اعمال کا جائزہ امر و شوار اور محض بیکار ہے جس طرح ایک شخص رات دن اللہ عزوجل کی عبادت کرے اللہ تعالیٰ کے لئے لاکھوں سجدے کرنے کے باوجود اگر ایک سجدہ مہلک ہو کرے تو مہلک ہو کر سجدہ کرتے ہی وہ کافر خارج از اسلام ہو جائے گا اس کی ساری عبادت و ریاضت بیکار اس کو کفر سے نہ بچا سکے گی۔ ابلیس لعین کا حال قرآن کریم میں مذکور باوجودیکہ اس نے لاکھوں برس اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کی یہاں تک کہ فرشتوں کا استاد ہو گیا مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے انکار نے اس کو مردود کر دیا اسی طرح کسی کے عقائد و اعمال میں ایک بات بھی عقائد اسلام کے خلاف پائی جائے گی وہی اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے اسی اصول کے تحت ہم دیوبند کے اولیاء و عمائدین کو دیکھیں گے کہ وہ کون سے دین کی اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔

شیخ الاسلام دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی و ختم نبوت

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل ارشاد فرماتے ہیں :

”اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ

وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“
(تخذیر الناس، صفحہ 2، 3 ماہنامہ خالد دیوبند ربیع الاول 53ھ)

دیوبندی عقیدہ

اول : اس سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی نہیں۔
دوم : حضور (ﷺ) کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے۔
سوم : آخری نبی ہونے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
حضور (ﷺ) کے بعد نیا نبی پیدا ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں
دیوبند کے شیخ اسلام مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :
”بالفرض بعد زمانہ نبی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی
میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“
(تخذیر الناس، صفحہ 32 ماہنامہ خالد دیوبند بابت ماہ جمادی الثانی 58ھ صفحہ 40)

دیوبندی عقیدہ

حضور (ﷺ) کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے محال نہیں۔
امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ختم نبوت
”خیر الحسان“ میں ہے کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور
کہا کہ مجھ کو مہلت دو کہ میں تمہارے سامنے کوئی معجزہ پیش کروں تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) نے فرمایا جس نے اس سے کوئی علامت طلب کی وہ بھی کافر ہوا۔ اس لئے کہ وہ رسول

(ﷺ) کے قول لانی بعدی کا جھٹلانے والا ہے۔

(ماہنامہ نور الاسلام ستمبر، اکتوبر 1958ء صفحہ 98)

عقیدہ دیوبندی

بانی دارالعلوم دیوبند بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کے کوئی نبی پیدا ہونے کو آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں مانتے۔

نبی امت سے علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :
”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں
باقی رہا ”عمل“ اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ
جاتے ہیں۔“ (تخذیر الناس صفحہ 4)

دیوبندی عقیدہ

(۱) انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

(۲) امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔

دیوبند کے شیخ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی

دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب دونوں

بالا اتفاق لکھتے ہیں :

”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف
نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت
نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون
سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ، صفحہ 51، کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے نبی کو علم میں امت سے ممتاز ٹھہرایا اور جناب رشید احمد صاحب نے علم میں شیطان کو بڑھایا بلکہ شیطان کے لئے علم نص (قرآن و حدیث) سے ثابت فرمایا اور حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ٹھہرایا۔

دیوبندی عقیدہ

شیطان کے لئے علم محیط زمین نص سے ثابت، حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک اور شرک کا مطلب ہے دوسرا خدا تجویز کرنا چنانچہ دیوبندیوں کے خداؤں میں شیطان اور ملک الموت بھی شامل ہیں۔

حضور (ﷺ) کے استاد علماء دیوبند ہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد صاحب بالاتفاق فرماتے ہیں کہ :
”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔“ (براہین قاطعہ، صفحہ 26)

دیوبندی عقیدہ

جو کسی کو کوئی علم سکھا دے وہ استاد ہے اور حضور (ﷺ) نے اردو علماء مدرسہ

دیوبند سے سیکھی لہذا حضور (ﷺ) علماء دیوبند کے شاگرد ہیں۔ (معاذ اللہ)

نوٹ : حضور (ﷺ) پر شیطان کے علم کو ترجیح دینے پر یہ گمان ہو سکتا تھا کہ بانی دارالعلوم نے تو امتی سے علم میں نبی کو ممتاز مانا ہے مگر یہاں علماء دارالعلوم دیوبند سے اردو سیکھی تو جو علم معاذ اللہ آپ کو نہ تھا علماء دیوبند نے سکھایا علماء دیوبند کو امتی مانیں تو بات نہیں

بنتی اس لئے نبی ہی ماننا پڑے گا کہ بات تو بن جائے اور حضور (ﷺ) کو معاذ اللہ امتی کہ نبی امتی سے علم میں ممتاز ہوتا ہے۔

اولیائے دیوبند اور انگریزوں سے جہاد کی حقیقت

مسٹر ندیم دیوبندی رقمطراز ہیں :

”اس یونیورسٹی (دارالعلوم دیوبند) کے بانی حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور ان کے ساتھی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے شیخ حضرت حاجی امجد اللہ مہاجر مکی میدان جہاد میں آئے اور انگریز پادریوں سے مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی۔

پھو! حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صرف بہت بڑے عالم اور صاحب کرامت بزرگ ہی نہیں تھے بلکہ مجاہد اور سپہ سالار فوج بھی تھے، انہوں نے دیوبند کے محاذ جنگ پر انگریزوں سے جنگ بھی کی اور کئی جگہوں پر انگریز فوجوں کو شکست بھی دی۔“

(ایمان و نماز الہمت، صفحہ 57)

پیارے پھو! یہ تھے مسٹر ندیم دیوبندی اب مولوی عاشق الہی میرٹھی جو خلیفہ مجاز ہیں امام ربانی دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے وہ مسلمانوں کی جنگ آزادی کا ایک واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

”اس گھبراہٹ کے زمانے میں جبکہ عام لوگ بند کواڑوں گھر میں بیٹھے ہوئے کانپتے تھے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اور نیز دیگر حضرات اپنے کاروبار نہایت ہی اطمینان کے ساتھ انجام دیتے اور جس شغل میں اس سے قبل مصروف تھے بدستور ان کاموں میں مشغول رہتے تھے کبھی ذرہ بھر اضطراب نہیں پیدا ہوا اور کسی وقت جبہ بردہ تشویش لاحق نہیں ہوئی آپ کو اور آپ کے مختصر مجمع کو جب کسی ضرورت کے لئے شامی کرانہ یا مظفر نگر جانے کی ضرورت ہوئی غایت درجہ سکون و وقار کے ساتھ گئے اور طمانیت قلبی کے ساتھ واپس ہوئے ان ایام میں آپ کو ان مفسدوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول

کے غول پھرتے تھے۔ حفاظت جان کے لئے تلوار البتہ پاس رکھتے تھے اور گولیوں کی بو چھاڑ میں بھادر شیر کی طرح چلے آتے تھے ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی حاجی (امداد اللہ) صاحب نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ ہندو فوجیوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتنا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح ہڈا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریز) پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت جو ان مردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بھادر سے بھادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر ہندو فوجیوں (مجاہدین اسلام) کے سامنے ایسے جھے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔“
(تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ 74-75)

دیوبندی عقیدہ

(۱) جہاد مسلمانوں سے ہوتا ہے کافر سے ہرگز نہیں کیونکہ کافران کے سرکار ہیں اور مسلمان ان کے نزدیک مشرک ہیں۔

(۲) کفار انگریزوں کی حمایت میں جان نثار کرنے والا شہید ہوتا ہے۔

غور طلب یہ امر ہے کہ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ انگریزوں سے جنگ کی اور مولوی عاشق الہی خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پراجھا کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ سرکار کون تھی اور اس کے مخالف کون اسی سرکار پر جان نثار کر کے شہید بھی ہو گئے۔

پیارے بھو! دونوں کا بیان ایک دوسرے کے خلاف دونوں میں جھوٹا کون ہے؟
مسٹر ندیم دیوبندی ذرا آنکھ کھول کر دیکھو یہ تمہارے شیخ کامل کے خلیفہ عاشق الہی ہیں جو کہ

جھوٹے کذاب ہیں یا پھر تم بہت بڑے کذاب مفتری۔ اب آپ بھی پڑھیں لعنت اللہ علی
الکذبین۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

دوسری جگہ اپنی سرکار برطانیہ کی حمایت میں فرماتے ہیں :

”جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریز) کے امن و
عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم
کیا۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ 73)

مسٹر ندیم یہ رحمدل گورنمنٹ کس کی ہے جس کی پاسداری فرمائی جا رہی ہے۔
تمہیں ایسا خبیث جھوٹ بولتے لکھتے شرم نہ آئی۔ شرم تو ایمان کی علامت ہے وہ مفقود پھر شرم
کیسی؟

شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی

ان کا شمار بھی اولیاء دیوبند میں ہوتا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کی موت پر ان
کا مرثیہ خوانی کرنا ان کی ولایت کی عکاسی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو، محمود الحسن فرماتے ہیں۔

زبان پر اہل اہوا کے ہے کیوں اہل ہبل

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 5 رجمیہ دیوبند)

بانی اسلام تو اللہ تعالیٰ ہے یا پھر مجازاً حضور (ﷺ) کو کہہ سکتے ہیں اور محمود الحسن

صاحب اپنے امام ربانی گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی فرما رہے ہیں یعنی خدا کا ثانی (معاذ اللہ)

نیز اپنے امام ربانی کے متعلق فرماتے ہیں۔

خدا ان کا مرئی تھا وہ مرئی تھے خلاق کے

میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 9 رجمیہ دیوبند)

مسٹر ندیم کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی الحمد للہ رب العلمین کا

ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہیں ”سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مرئی ہیں ہر ہر عالم کے۔“
پس مرئی خلاق ترجمہ ہے رب العلمین کا محمود الحسن فرماتے ہیں کہ گنگوہی رب
العلمین ہیں اور ان کا مرئی خدا ہے یہی انداز بیان بانی اسلام کا ثانی ہونے میں ہے گویا دونوں
جگہ خدا کے بعد دوسرا درجہ گنگوہی کا ہے۔

دیوبند کی عقیدہ

(۱) اللہ تعالیٰ بانی اسلام ہے تورشید احمد بانی اسلام کا ثانی ہے۔
(۲) رشید احمد گنگوہی مرئی خلاق (رب العلمین) ہیں اور ان کا مرئی خدا ہے شیخ
دیوبند محمود الحسن کی ولایت کے ثابت کرنے کو یہ دو اشعار کافی ہیں ورنہ اسی طرح متعدد
اشعار مرثیہ میں موجود ہیں۔

دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی

مسٹر ندیم دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کو دیوبندیوں کا پیران پیر بتاتے ہیں
اور ہم تمام مسلمان حضور محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی پیر لاٹانی غوث الاعظم
سلطان شاہ سید عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو پیران پیر کہتے ہیں۔ اس سے دونوں
فروق کے مذہب کا فرق ظاہر ہے۔

پیر پیران میر میراں یا شاہ جیلاں توئی

مگر دونوں پیران پیر میں فرق ضروری ہے۔ دیوبندیوں کے پیران پیر کے نام کا
کلمہ پڑھنا اور اللہ (عزوجل) کا رسول کہنا تسلی خاطر کا باعث ہے ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی
کامریہ اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

”کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی) نام لیتا ہوں
اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو

صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ جائے رسول اللہ (ﷺ) کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور (اشرف علی) کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور (اشرف علی) کا یہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ (ﷺ) پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ”اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی“ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور (اشرف علی) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔“

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندیوں کے پیران پیر اس کا جواب یوں عطا فرماتے ہیں :

”جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بھونہ تعالیٰ تمہیں سنت

ہے۔“ (رسالہ الامداد بابت صفر 1335ھ صفحہ 35)

مرید بے چارہ تو خوفزدہ بھی تھا مگر پیران پیر نے اس کی ہمت افزائی فرمادی

مریدوں کے لئے تسلی کا سامان فراہم کر دیا۔

دیوبند کی عقیدہ

اشرف علی رسول اللہ کنا اور اپنا نبی نبینا اشرف علی پڑھنا تسلی بخش

ہے۔

مولوی حسین احمد شیخ الحدیث دیوبند

مسٹر ندیم دیوبند تحریر فرماتے ہیں: ”قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی یہ دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث تھے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت، صفحہ 61)

خدا کی شان ہے کہ ٹائڈ میں پیدا ہونے والا دیوبند میں رہنے والا قلم کی فنکاری سے مدنی بن گیا اور قطب الاقطاب کے رتبے پر فائز کر دیا گیا۔ مسٹر ندیم نے شاید شیخ الاسلام نمبر دیوبند ملاحظہ نہیں فرمایا اور نہ اتنے ہی پر اکتفا نہ کرتے ماہنامہ شیخ الاسلام شیخ الحدیث حسین احمد کے بارے میں لکھتا ہے:

”تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکتے کہ رب الغلیمین اپنی کبرائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔“

(خون کے آنسو صفحہ 197 حوالہ شیخ الاسلام نمبر دیوبند صفحہ 59)

دیوبند کی عقیدہ

حسین احمد کے روپ میں خدا اپنی کبرائیوں پر پردہ ڈال کر دیوبند کی گلی کوچوں میں پھرتا اور فانی انسانوں سے فروتنی کرتا ہے۔

پیارے بھو! دیوبند یونیورسٹی کا فیض دیکھا اشرف علی کو نبی اور رسول اور حسین احمد کو جو کہ ٹائڈوی تھے مدنی کر دیا اور پھر خدا، کر دیوبند کی گلیوں میں پھرایا اور رشید احمد گنگوہی کو

مرئی خلافت (رب الغلمین) مہادیا۔

قانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا کھدر پوش کانگریسی

دیوبندیوں کا خدا عرش عظمت و جلال کے نیچے آکر انسانوں سے فروتنی کرنے والا کانگریسی کھدر پوش، گاندھی جی کی سنت کا دیوانہ جو کھدر کے کفن نہ ہونے پر ناراض ہو جائے ملاحظہ ہو :

”اگلے دن اپنے اسکول کے ساتھیوں میں یہ خبر سنی کہ مولانا (حسین احمد) نے ایک جنازے کی نماز کے وقت تارافسگی کا اظہار کیا کیونکہ کفن کھدر کا نہیں تھا۔“
(خون کے آنسو اول صفحہ 98 حوالہ شیخ الاسلام نمبر صفحہ 65)

مولوی حسین احمد کا فتویٰ گاندھی کی جنبش لب کے ساتھ

مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی جو مسلک دیوبند کے حامی اور مؤید ہیں مولوی حسین احمد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :

”میں صاف کہتا ہوں کہ ان (حسین احمد) کے نزدیک کونسلوں اور اسمبلیوں کی شرکت کو ایک دن حرام اور دوسرے دن حلال کر دینا ایک کھیل بن گیا ہے اس لئے کہ ان کی تحلیل و تحریم حقیقت نفس الامری کے اور اک پر تو مبنی نہیں محض گاندھی جی کی جنبش لب کے ساتھ ان کا فتویٰ گردش کرتا ہے۔“

(خون کے آنسو اول صفحہ 181 حوالہ مسئلہ قومیت صفحہ 63)

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کا قانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا خدا، گاندھی جی کا اسیر محبت تھا اس کی محبت کا ثمرہ تھا کہ کھدر کے کفن نہ ہونے پر سخت تارافسگی کا اظہار کرتا ہے۔

علامہ اقبال اور حسین احمد

ڈاکٹر علامہ اقبال مولوی حسین احمد کے بارے میں فرماتے ہیں ۔

عجم ہنوز نداند رموز دین ورنہ
 زیوہند حسین احمد چہ بوالعجبی است
 سرور بر سر منبر کہ ملت از وطن است
 چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ﷺ است

دیوہندی دھرم کو جاننے کے لئے ایک حوالہ ہی کافی تھا کہ دیگ میں ایک چاول ہی دیکھتے ہیں اگر چاول خام ہے تو پوری دیگ کے خام ہونے کا ثبوت ہے۔ فقیر نے تو اس قدر حوالہ جات نقل کر دیئے کہ حق پسند دیانتدار کے لئے کافی اور ہٹ دھرم ضدی کے لئے دفتر بھی ناکافی۔ ان حوالہ جات سے معلوم ہو گیا کہ جن کے عقائد ایسے ہیں ان کو اہلسنت دیوہند کہتے ہیں اور جن کے عقائد ایسے نہیں وہ ہرگز اہلسنت دیوہند کہلانے کے مستحق نہیں۔

اہلسنت میں اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مسٹر ندیم دیوہندی نے اپنی متاع دین اولیائے کاملین میں دیوہندی کی ساری پونجی کھول کر رکھ دی جن کی تعداد کل بیس ہے۔ یہی اولیائے دیوہندی کی اساس ہیں اور ان ہی کی پیروی کرنے والے اہلسنت دیوہند کہلاتے ہیں اور جن کو ان کے عقائد و ایمان سے اختلاف ہے وہ ہرگز دیوہندی نہیں۔

اہلسنت جن کو مسٹر ندیم دیوہندی 'میلوی' کے عنوان سے یاد کرتے ہیں ان کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں سے بھی زائد بلکہ بے شمار ہے جن کا شمار طاقت انسانی سے باہر ہے ان ہی میں سے ہم چند اولیائے کرام کے نام بطور تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن کے مزارات مقدسہ آج بھی مرجع خلایق ہیں اور ان کے فیوض و برکات جاری و ساری ہیں۔

سیدنا و سندنا و مولانا ہمہ ائمہ الہیت و ائمہ مجتہدین و ائمہ دین متین و حضرت حسن بصری و حضرت بابزید بسطامی و حضرت معروف کرخی و حضرت سرسقطی و حضرت جنید بغدادی و حضرت شبلی و حضرت ابراہیم بن ادھم و حضرت عبدالواحد تمیمی و حضرت داؤد طائی و حضرت

ابو الفرح طرطوسی و حضرت ابو الحسن عسکری و حضرت ابو سعید مخزومی و حضور پر نور پیران پیر
 شیخ و سنگیر محبوب سبحانی قطب لامعانی غوث صمدانی غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی و حضرت
 عبداللہ بن مبارک و حضرت ابو بکر عبدالرزاق و حضرت ابو صالح نصر و حضرت محی الدین
 ابو النصر و حضرت علی و حضرت موسیٰ و حضرت حسن و حضرت احمد جیلانی و حضرت یہاء الدین
 و حضرت ابراہیم اریجی و حضرت محمد بھکاری و حضرت قاضی ضیاء الدین و حضرت جمال
 الاولیاء حضرت سید محمد و حضرت فضل اللہ و حضرت سلطان المند معین الدین چشتی اجمیری و
 حضرت علی ہجویری و حضرت یہاء الدین زکریا ملتانی و حضرت صابو کلیری و حضرت نظام
 الدین اولیاء و حضرت بلال فرید گنج شکر و حضرت قطب الدین عتیار کاکی و حضرت اشرف سمنانی
 و حضرت شرف الدین یحییٰ منیری و حضرت سفیان ثوری و حضرت حبیب عجمی و حضرت بشر
 حافی و حضرت ذوالنون مصری و حضرت عبداللہ مغربی و حضرت ابو علی جرجانی و حضرت ابو بکر
 واسطی و حضرت شاہد کت اللہ و حضرت شاہ آل محمد و حضرت حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے
 میاں و حضرت شاہ آل رسول و حضرت شاہ ابو الحسین نوری و حضرت امام اہلسنت مولانا احمد
 رضا خاں صاحب و حضرت مولانا حجتہ الاسلام حامد رضا خاں و حضرت تاجدار اہلسنت آل
 رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بالفرض باطل اگر کوئی دیوبندی و عوئی کرے کہ یہ اولیائے کرام ہمارے گروہ سے
 ہیں تو وہ عمائدین علماء دیوبند کے عقائد مذکورہ میں سے ان اولیائے کرام میں سے کسی ایک کا
 بھی کوئی قول پیش کرے جو ان کے عقائد کے مطابق ہو۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم
 صدقین“

اہلسنت کے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علماء کرام اہلسنت بے حد و بے شمار ہیں جن کا احصاء و شمار ہی نہیں بلکہ ناممکن
 ہے ہم چند علماء اعلام کے اسماء گرامی تیر کا عرض کرتے ہیں۔

حضرت امام الائمہ سراج الامم ابو حنیفہ امام اعظم و حضرت سیدی امام مالک و

حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد بن حنبل و حضرت امام محمد و حضرت امام زفر و حضرت امام
 ابو بکر احمد بن اسحاق و محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام
 طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد و حضرت امام
 علی خواص و حضرت امام عبدالوہاب شعرانی و حضرت امام شیخ الاسلام زکریا انصاری و حضرت
 امام ابن حجر مکی و حضرت امام محمد بن عبداللہ تمر شاشی و حضرت امام علامہ خیر الدین رطبی و
 حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ و حضرت
 امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر و حضرت امام عمر بن نجیم مصری و حضرت سید احمد و
 حضرت امام محمد بن علی دمشقی و حضرت امام عبدالباقی زر قانی و حضرت امام ابراہیم بن ابوبکر و
 حضرت امام احمد شریف مصری و حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب میہ و
 حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت امام احمد رضا خاں صاحب
 بریلوی و حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی و حضرت مولانا فضل امام صاحب خیر آبادی و
 حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و حضرت مولانا خیر الدین صاحب و حضرت
 مولانا نقی علی خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی و حضرت
 مولانا حجت الاسلام حامد رضا خاں صاحب و حضرت مولانا تاجدار الہمت آل رحمن مصطفیٰ رضا
 خاں و حضرت مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی و حضرت مولانا سید ظفر الدین صاحب
 بہاری و حضرت مولانا ضیغم اسلام محمد حشمت علی خاں صاحب و حضرت مولانا محبوب ملت
 علی خاں صاحب و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب و حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب و
 حضرت مولانا امجد علی صاحب و حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی و حضرت مولانا
 ابراہیم رضا خاں صاحب و حضرت مولانا دیدار علی صاحب و حضرت مولانا رکن الدین
 صاحب و حضرت مولانا سید قطب الدین صاحب وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔
 نوٹ : ان علماء کرام یادگیر معروف علماء اعلام الہمت والجماعت میں سے کسی کے عقائد
 ایسے نہیں جیسے کہ علماء دیوبند کے ہیں مثلاً

۱۔ کذب الہی ممکن ہے۔

۲۔ بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۳۔ حضور (ﷺ) کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ (ﷺ) سب سے آخری نبی ہیں یہ عوام کا خیال ہے۔

۴۔ انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

۵۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

۶۔ علم محیط زمین شیطان کو نص سے ثابت ہے اور حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک ہے۔

۷۔ حضور (ﷺ) نے اردو زبان علماء مدرسہ دیوبند سے سیکھی۔

۸۔ اشرف علی کور سول و نبی کہن باعث تسلی خاطر ہے۔

۹۔ کھدر کا کفن نہ دینا باعث ملامت ہے۔

۱۰۔ حسین احمد کے روپ میں خدا دیوبند کی گلیوں میں گھومتا ہے وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ جن کے ایمان میں مندرجہ بالا عقائد داخل ہیں وہ ضرور دیوبندی ہے اور جو ان عبارات ملعونہ کو کفر و بے دینی سمجھتا ہے وہ ہرگز دیوبندی نہیں بلکہ بریلوی ہے کیونکہ امام احمد رضا خاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان عقائد کو کفر ثابت کیا اور دیگر علمائے اسلام نے اس کی تصدیق فرمائی بس یہی خط امتیاز قائم ہو گیا۔ شیطان لعین نے تعظیم سے انکار ضرور کیا مگر ایسی توہین جیسی کہ علمائے دیوبند نے انبیاء مرسلین بلکہ سید المرسلین (ﷺ) کی لکھی اور چھاپی شیطان کو بھی ایسی جرأت نہ ہوئی۔

شیطان سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آکر

توہین مصطفیٰ ﷺ میں ہے ہر دیوبندی امام تیرا

عقیدہ توحید

دیوبندی دھرم والے توحید الہی کیا جانیں جس طرح ان کا دین اسلام سے مختلف ہے اسی طرح ان کی توحید بھی مختلف ہے۔ یہ جس بات کو توحید بتائیں وہی شیطان کے لئے ثابت فرمائیں۔ مثلاً دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی علم محیط زمین ثابت کرنا حضور (ﷺ) کے لئے شرک بتاتے ہیں اور اسی علم کو شیطان کے لئے نص سے ثابت کرتے ہیں (حوالہ گزرا)۔ پس شرک مقابل ہے توحید کے۔ علم محیط زمین کو حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ہے تو یہ علم محیط زمین توحید کو لازم ہے اور اس کو شیطان و ملک الموت کے لئے نص سے ثابت کرنے کا معنی یہ ہے کہ مرتبہ توحید میں شیطان و ملک الموت دونوں کو برابر کا شریک کرنا ہے چنانچہ توحیدیتوں کے لئے ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں دیو کے بندے جس کو چاہیں خدا بنادیں۔

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

”اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر فرماتے ہیں ”اس کی تشریح کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا مالک و خالق اور پروردگار ہے وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے مثلاً رزق وہی دیتا ہے ہمساری اور شفاء اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اولاد میں بیٹا یا بیٹی دے سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ مصیبت سے نجات اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں اس لئے مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہئے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 5)

شرک کیا ہے؟

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

”اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھ کہ وہ مشکل

سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں کو لا دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے۔“
(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 5، 6)

پھر فرماتے ہیں :

”بعض جاہل مصیبت میں یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ پکارتے ہیں یہ کفر ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر کہتے ہیں :

”کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لئے ہر نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں وایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

سبحان اللہ! یہ کہاں سے آگیا کہ تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ قرآن میں بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آتے اگر اس کا یہی مطلب ہے تو الحمد للہ میں ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے تو اپنے عمائدین جن کو تم بولویا اور بزرگان دین سے تعبیر کرتے ہو ان کی تعریف میں جو کہا گیا وہ بھی شرک و کفر ہونا چاہئے؟ کیا قطب الاقطاب کہنا اور پیران پیر وغیرہ لکھنا تعریف نہیں اور ہر تعریف اللہ کے ہے تو یہ تمہارا کفر و شرک ثابت ہے اس اصول سے تم خود مشرک و کافر بن گئے۔

حاجت روا

(1) دیوبندی دھرم میں کسی کو حاجت روایا مشکل کشا سمجھنا شرک ہے لیکن قرآن کریم میں مذکور ہے کہ فرعون اور اس کی قوم پر غرق ہونے سے پہلے جو عذاب مثلاً خون اور مینڈک و قمل وغیرہ کے آئے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاتے اور عرض کرتے ”لئن کشفنا عنا الرجز التومئنا والمرسلین معک بنی اسرائیل“ اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر آپ (علیہ السلام) نے یہ عذاب دور کر دیا تو ہم آپ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ (علیہ السلام) کے حوالے کر دیں گے۔ تو یہ

لوگ عذاب سے نجات پاتے مگر بعد کو ایمان نہ لاتے اور جب فرعون اور اس کی قوم غرق ہونے لگی تو فرعون خدا کو پکارتا رہا اور کہتا رہا ”امنت برب العلمین و برب موسیٰ و ہارون“ مگر غرق ہوا عذاب سے نجات نہ ملی۔

عزیزان ملت! انبیاء کرام علیہم السلام تو شرک کو مٹانے کے لئے تشریف لائے نہ کہ شرک کو رواج دینے کے لئے اگر اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو فرعون اور آل فرعون ان عذابوں سے نجات نہ پاتے جب عذاب غرق میں مبتلا ہوئے موسیٰ علیہ السلام کو نہ پایا۔ ان سے مدد طلب کی خدا کو پکارتے رہے اور غرق ہو گئے۔

(2) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہے ”قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ“ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کون ہے جو میری مدد کرے اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم مدد کریں گے اللہ کے دین کی۔

(3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تعاونوا علی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان“ نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔

(4) ”ان تنصروا اللہ ینصرکم“ اگر مدد کرو گے تم اللہ کے دین کی وہ مدد کرے گا تمہاری۔

(5) حضور (ﷺ) کے بارے میں تمام انبیاء مرسلین سے عہد لیا گیا ”لقومن بہ ولتنصرنہ“ تم ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

(6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا

”انی اخلق لکم من الطین کھٹۃ الطیر فاتفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ و ابری الاکمہ والابرص و احی الموتی باذن اللہ و انبئکم مما تاكلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مومنین“ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً زندہ ہو جاتی ہے

اللہ کے حکم سے لور میں شفا دیتا ہوں ماورزاوندھے لور سفید داغ والے کو لور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے لور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو لور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔“ (آل عمران 49)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں لور یہ اللہ کے رسول ہیں جو مٹی کی مورت کو پھونک مار کر زندہ کر دیتے ہماروں کو شفا دیتے ماورزاوندھے کو پینا اور مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں اور جو کھاتے اور چھپاتے ہیں اس کی بھی خبر رکھتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

(7) جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے فرمایا ”قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا“ فرمایا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

دیکھو جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم کو ایک ستھرا بیٹا عطا فرما رہے ہیں۔ اس طرح متعدد آیات قرآن کریم میں موجود ہیں ہم صرف سات آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جن سے حاجت روائی اور مشکل کشائی اور مدد طلب کرنا اور مدد دینا اور پیٹا دینا ثابت ہے۔ دیوبندی دھرم کے اصول سے معاذ اللہ اللہ (عزوجل) اور اس کے پیارے رسول اور جبرائیل علیہ السلام سب ہی مشرک ٹھہرتے ہیں ان کے دین کی بنیاد قرآن کریم پر نہیں بلکہ تقویت الایمان پر ہے دیکھو ہماری کتاب مستطاب ”تقویت الایمان بمقابلہ عظمت قرآن۔“

ابلیس کا کفر

مشرکندیم دیوبندی فرماتے ہیں یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ (ﷺ) پکارنا کفر ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ ابلیس کافر ہے یا نہیں؟ اگر ابلیس کافر ہے تو اس نے یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ (ﷺ) کو پکارا ہے؟ ثابت کیجئے ہر گز نہ کر سکو گے پھر کافر کیوں؟

اقول : ارے نہیں پکارا جب ہی تو کافر ہو گیا اگر پکار لیتا اور حضور (ﷺ) کی رسالت کے

ساتھ ان کی تعظیم و تکریم کرتا ہر گز کافر نہ ہوگا۔ ابلیس نے رسول اللہ (ﷺ) کو نہ پہکارا اور تعظیم سے روگردانی کی مگر رسول اللہ کو کسی کا شاگرد نہ بتایا۔ رسول کو بے علم نہ ٹھہرایا۔ خدا کو جھوٹا نہ بتایا۔

حضور (ﷺ) کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

ارے دیو کے بندو! تم نے تو ابلیس کو بھی مات کر دیا جو کام ابلیس انجام نہ دے سکا تم نے وہ سب کر کے دکھا دیا۔

ابلیس سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آ کر

تو بن مصطفیٰ ﷺ میں ہے ہر دیو بندی امام تیرا

یہ دلائل تو قرآن کریم سے تھے تم تو دیوبندی ہو۔ تم کو قرآن سے کیا واسطہ اب ہم تمہارے گھر کی خانہ تلاشی لیتے ہیں جس کے گھر سے مال نکلے وہ چور یہ اصول تمہارا ہے ہمارا نہیں۔

تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھنا اور مشکل کشا جاننا شرک ہے۔ ہمارا ایمان تو قرآن پر ہے جو فرما رہا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا ”اذہبوا بقمیصی هذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا“ کہ میری یہ قمیص لے جاؤ اور والد ماجد کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی چنانچہ ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

لہذا ہمارے مذہب میں استعانت (مدد) طلب کرنا اسلام کے عین مطابق ہے اور تمہارے دھرم میں یہ شرک ہے ہم آپ کے گھر سے یہ مال مسروقہ نکال کر بطور نمونہ مٹتے ازخروارے پیش کرتے ہیں۔

(1) یہ ہیں دیوبندی دھرم کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی، رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر اللہ تعالیٰ سے پوچھ رہے ہیں۔

جو انج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

مسٹر ندیم آپ کے شیخ الہند، مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ حاجات روحانی و جسمانی بتلا رہے ہیں کہ اب ہم دین و دنیا کی حاجت روائی کے لئے کہاں جائیں کہ ہمارا روحانی و جسمانی حاجت روا چلا گیا۔ فرمائیے یہ محمود الحسن دیوبندی مشرک اور خارج از اسلام ہیں؟ اور جن لوگوں نے ان کو اپنا شیخ مانا وہ سارے کافر و مشرک ہوئے؟ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو رشید احمد گنگوہی کو اپنا خدا بنائیں یا محمود الحسن کو مشرک اور خارج از اسلام بنائیں۔

(2) یہ لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مشکل کشا کہہ رہے ہیں۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے یارب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(تعلیم الدین صفحہ 134 از اشرف علی)

ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے پیران پیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہادی عالم اور مشکل کشا فرما رہے ہیں:

عنی اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(3) یہ ہیں آپ کی یونیورسٹی دیوبند کے بانی اور پرنسپل محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم عکس کا کوئی حامی کار

گر کرے روح القدس میری مدد گہری

تو اس کی مدح میں کروں رقم اشعار

(قصائد قاسمی صفحہ 187)

دیکھو نانوتوی تو حضور (ﷺ) اور روح امین دونوں سے مدد طلب کر رہے ہیں بولو
تمہارے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اور بانی یونیورسٹی دیوبند نانوتوی دونوں مشرک
خارج از اسلام ہیں؟

مسٹر ندیم یہ دیکھو تمہارے پیران پیر اشرف علی تھانوی کیا کہہ رہے ہیں۔

دنگیری کیجئے میری نبی

کشمکش میں ہوں تم ہی ہو میرے ولی

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ

فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

(نشر الطیب صفحہ 146 کتب خانہ رحیمہ دیوبند)

مسٹر ندیم دیکھو تمہارے پیران پیر تو فرما رہے ہیں کہ اے میرے نبی آپ کے

سوا کوئی مجھے پناہ دینے والا نہیں۔

تمہارے اصول دھرم میں تو یہ کٹر مشرک اور پکے کافر ہوئے۔

مسٹر ندیم دیوبندی یہ ہیں تمہارے دھرم کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب

اپنے پیر نور محمد صاحب سے مدد طلب فرما رہے ہیں۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا

ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ)

تم مددگار درد امداد کو پھر خوف کیا

و عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

تم سوا لوروں سے ہرگز نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا

آپ کا دامن پکڑ لوں یوں کہوں گا بر ملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(امداد المشتاق صفحہ 116 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم یہ ہیں تمہارے دھرم دیوبند کے پیر کامل حاجی صاحب اپنے پیر نور محمد سے امداد طلب کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تمہارے سوا کسی سے کوئی التجا نہیں بلکہ حشر میں بھی آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا اے پیر صاحب امداد کا وقت ہے امداد فرمائیے۔

کیا حکم فرماتے ہیں دیوبندی صاحب کیا آپ سب کے پیر کامل شہ نور محمد صاحب کو خدا سمجھ کر امداد طلب کر رہے ہیں تو اپنے خداؤں کی فرست پیش کیجئے اور اگر خدا نہیں تو خدا کے سوا کسی سے حاجت طلب کرنا مدد چاہنا تمہارے دین کے اصول کے مطابق شرک ہے تو حاجی صاحب مشرک خارج از اسلام ہیں؟ جب پیر کامل مشرک ہیں تو سارے کے سارے مرید بھی مشرک؟

(4) اور لیجئے یہی آپ کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں :

”ایک بد مجھے ایک مشکل پیش تھی اور حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم و زیادہ اولیاء اللہ کے رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہہ کر میں نے نماز نفل شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی پاس نماز میں مصروف ہو گیا اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی۔“

(امداد المشتاق صفحہ 121 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم کیا حکم لگاتے ہو اپنے پیر کامل حاجی صاحب پر وہ تو تین سو ساٹھ کو مشکل کشائی کے لئے پکار رہے ہیں تمہارے دھرم میں کیسے کیسے کٹر مشرک ہیں ان کے مشرک ہوتے ہی تمام مرید ان دیوبند مشرک ہوئے۔

پہلے اپنے جنوں کی خبر لو پھر میرے عشق کو آزمانا

مزارات اولیائے کرام پر حاضری اور نذر و نیاز

مسٹر ندیم صاحب دیوبندی رقم طراز ہیں۔ ”بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور بیماری کی وجہ سے گھبرا کر مزارات پر حاضری دیتے ہیں وہاں چادریں چڑھاتے ہیں اور نذریں مانتے ہیں اور کہتے ہیں اے بزرگ میری مصیبت ٹال دے مشکل حل کر دے یا بیٹا دے دے وغیرہ یا یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں دربار پر جانے سے کام ہو جائے گا اولاد مل جائے گی یہ سب کفر و شکر ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 67)

ہر چند کہ اس پر تبصرہ کرنے کی حاجت نہ تھی مسٹر ندیم دیوبندی کے اس شرک پر ایک واقعہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب کا گزر اجو مشکل کشائی کے لئے تین سو ساٹھ کوپکڑ رہے ہیں ان کوپکڑ نے سے ان کی مصیبت ٹل جاتی ہے مگر ہم ایک اور واقعہ ان سب کے دادا پیر جناب سید احمد صاحب (جن کو یہ سارے دیوبندی، وہابی، مودودی اور تبلیغی، شہید کے لقب سے یاد کرتے ہیں) کا ذکر کرتے ہیں:

”دریں منزل قریب نصف شب بوادی سرف کہ مزار
فائض الانوار سر معلیٰ جناب میمونہ علیہا و علی
بعلہا الصلوٰۃ والسلام من اللہ الملک العلام رسیدیم
از اتفاقات عجیبہ آنکہ روز بیچ طعام نخوردہ بودم
چوں از خواب آن وقت بیدار شدم از غایت گرسنگی
طاقم طاق و بدر ردیم در محاق بود بطلب نان پیش
ہر کس دویدم و بمطلب نہ رسیدم بنا چار برائے زیارت
در حجرہ مقدسہ رفتم و پیش تربت شریفہ گدایانہ ندا
کردہ گفتم کہ اے جدہ امجدہ من مہمان شما ہستم
چیزے خوردنی غایت فرما و نامرا محروم از الطاف
کریمانہ خود منما آنگاہ سلام کردم و فاتحہ اخلاص

خوانده ثوابش بروح و فتوحش فرستادم آنگاه
نشسته سر بر قبرش نهاد بودم از ازاں مطلق و دانائے
برحق دو خوشه انگور تازه بدستم رفتاده طرفه تر
آنکہ ان ایام سرما بود، بیچ جا انگور تازه میسر نہ بود
بحیرت افتادم ویکے ازاں ہر دو خوشه ہمچوں
جانشسته تناول نموده از حجرہ بیرون شدم و یک یک
دانه بہر یک تقسیم کروم۔“ (مخزن احمدی، صفحہ 99)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب کے پیرومرشد جناب سید احمد
صاحب اس منزل میں آدمی رات کے قریب وادی سرف میں کہ مزار فائض الانوار سیدنا
میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا پہنچے عجیب اتفاقات سے یہ کہ اس روز کچھ نہ کھایا اور رات کو اس
وقت بیدار ہوئے جب کہ نہایت سخت بھوک کی وجہ سے طاقت نہ رہی ہر آدمی کے پاس گئے
اور روٹی تلاش کی مگر مطلب حاصل نہ ہوا۔ مجبوراً حجرہ مقدسہ سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر قبر شریف کے سامنے فقیرانہ انداز میں سوال کیا اور عرض
کیا کہ اے جدہ امجدہ میں آپ کا مہمان ہوں ہم کو کھانے کے لئے کچھ عنایت فرمائیے اور اپنے
لطف و کرم سے محروم نہ کیجئے۔ اس وقت سلام عرض کیا اور فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر ان کی
روح کو ثواب اس کا نذر کیا اور بیٹھ کر اپنا سر ان کی قبر شریف پر رکھ دیا۔ رزاق مطلق و دانائے
برحق کی طرف سے دو خوشه انگور تازہ میرے ہاتھ میں گرے اور عجیب تر یہ کہ وہ موسم سرما
تھا انگور تازہ کہیں بھی نہ تھا حیرت میں پڑ گیا اور دونوں خوشوں میں سے وہیں بیٹھ کر کھایا پھر
حجرہ سے باہر آیا اور ایک ایک دانہ سب کو تقسیم کیا۔

یہ آپ تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کے امام و شہید اور خدا جانے کیا کیا ہیں۔ دیکھو!
مصیبت پڑی تو مزار کی طرف بھاگے اور گدایانہ سوال کیا۔ یہ بات تو واضح ہے کہ حاجت روا
اور مشکل کشا سمجھ کر ہی تو گئے اور اپنی مشکل کشائی کی فریاد کی پھر وہاں نذر و نیاز جو کہ فاتحہ کے

ہم معنی ہے کی اور ان کی جناب میں سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے ثواب کا تحفہ نذر کیا۔ پھر بیٹھ کر ان کے مزار پر انوار پر سر رکھ دیا تو انگور تازہ کا خوشہ پایا۔

اس حکایت کی بار بار تلاوت کیجئے اور شمار کیجئے کہ کتنے شرک اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کے سید احمد شہید اور ان کے سارے متبعین جو ان امور کو عین اسلام و ایمان تصور کرتے ہیں سارے کے سارے بکے مشرک کٹر کافر اگر ان کو کافرو مشرک کہنے کی جرأت نہیں تو مسٹر آپ خود کون ہیں؟

سنو! کافرو مشرک کو مسلمان جاننے والا بھی کافر اور مسلمان کو کافر کہنے والا بھی کافر۔ دلیل درکار ہو تو اپنے دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات جناب سید مرتضیٰ حسن صاحب کی کتاب ”اشد العذاب“ کا مطالعہ فرمائیں۔ پھر بتائیں کہ سید احمد صاحب بکے مشرک اور کٹر کافر ہیں یا آپ کافر ہیں؟

اور لیجئے! مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اپنے پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 ”فرمایا کہ حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء تمبر کا ہوتی تھی جب ختم ہوئی تمبر کا دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے۔ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔“ (امداد المشتاق صفحہ 92، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

ملاحظہ فرمائیے کہ حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے اور مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ کی نذر و نیاز کرنی چاہئے۔

مخفی نہ رہے کہ فاتحہ نذر و نیاز عرف عام میں ایصال ثواب کو کہتے ہیں مسٹر ندیم دیوبندی اپنے خدا کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

لمحہ فکریہ !

شرک نام ہے خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنے کا یا عبادت میں شریک کرنے

کا اس کا حاصل یہ ہو گا کہ کسی کی عبادت کرنا یا خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا دوسرا خدا تجویز کرنا ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

(1) مصیبت کے وقت مزار شریف پر حاضر ہونا۔

(2) مزار پر چادریں چڑھانا۔

(3) نذریں ماننا۔

(4) مدد مانگنا کہ مشکل حل ہو جائے۔

(5) بیٹا مانگنا وغیرہ سب شرک و کفر ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مسٹر ندیم صاحب اپنے خدا کے مزار (قبر) پر حاضر ہوتے ہیں۔ خدا کے مزار پر چادریں چڑھاتے ہیں مزار خدا پر جا کر نذریں مانتے خدا کے مزار پر جا کر مدد مانگتے اور بیٹا بیٹی طلب کرتے ہیں۔ اسی واسطے دوسروں کو منع فرما رہے ہیں کہ یہ کام تو ہم (مسٹر ندیم) خدا کے لئے کرتے ہیں اور تم اولیائے کرام کے مزارات پر جا کر کرتے ہو۔ لہذا تم یہ کام کر کے مشرک ہو گئے۔ مگر یہ نہ دیکھا کہ جن کا ہم دم بھرتے اور دیوبندی کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں وہ اولیائے دیوبند اور ان سب کے پیر بھی ان امور کے ارتکاب سے مشرک ہوئے۔ مسٹر ندیم پر یہ فرض ہے کہ پہلے اولیائے دیوبند اور ان کے پیر اور پیر ان پیر سب پر کافرو مشرک ہونے کا فتویٰ صادر کریں پھر ہماری جانب متوجہ ہوں مگر ہمارا دین دیوبندی دین نہیں اللہ کے رسول کا دیا ہوا دین ہے وہاں تک تمہاری رسائی نہیں۔

سوال : مسٹر ندیم دیوبندی تم کہتے ہو کہ نذر و نیاز صرف خدا کی کرنی چاہئے یہ تو بتائیے نذر و نیاز کا ثواب کون دے گا جب کہ تم نذر و نیاز (ایصال ثواب) صرف خدا کو ہی کرتے ہو تو ثواب جو تم اپنے خدا کو بھیج رہے ہو وہ کس نے عطا فرمایا؟

ہو سکتا ہے کہ اس سے تمہاری مراد خدائے دیوبندی مولوی حسین احمد شیخ الاسلام دیوبند ہوں کہ ان کے خدا ہونے کا حوالہ گذرا۔ اگر ثواب نذر و نیاز وہ عطا فرماتے ہیں

تو وہ دوسرا کون سا خدا ہے جس کو تم ایصال کرتے ہو؟ دلیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں اور یہ بھی لحاظ رہے کہ دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی صاحب فرما چکے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔

مسئلہ اہلسنت والجماعت

مزارات لولیائے کرام پر حاضری دینا حصول برکات و بخیر و اخروی کا ذریعہ ہے دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ ہے اللہ تعالیٰ اصحاب کف کا واقعہ ارشاد فرماتے ہوئے ان کی وفات کے بعد کا حال ارشاد فرماتا ہے: ”اذا يتنازعون بينهم امرهم فقالوا ابنوا عليهم بنيانا ربهم اعلم بهم قال الذين غلبوا على امرهم لنتخذن عليهم مسجدا“ یعنی جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے (یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں) تو بولے ان کے عمار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

مدارک کے حوالے سے خزائن العرفان میں ہے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرماتا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔ (خزائن العرفان)

امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار پر حاضری دیتا ہوں اور جب کوئی حاجت ہوتی ہے تو آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہوں تو حاجت پوری ہو جاتی ہے بلکہ آپ کا فرمان ہے کہ حضرت امام اعظم کا مزار قضائے حاجت کے لئے تریاق ہے۔ احتراماً امام شافعی آپ کے مزار پر بطریق حنفی نماز ادا

فرماتے تھے۔ (نور الاسلام امام اعظم نمبر صفحہ 51)

دوسری جگہ روایت ہے کہ امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ میں ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر روزانہ حاضر ہوتا ہوں جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو نفل پڑھ کر امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر انور پر حاضری دیتا ہوں وہاں خدا سے رسول ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی حاجت مانگتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس روایت کو صدرائہ امام موفقی بن احمد المکی متوفی 568ھ نے کتاب المناقب امام الاعظم کے صفحہ 199 جلد دوم میں مختلف اسناد سے بطریق امام ابو بکر خطیب بغدادی بطریق تاج الاسلام امام سمعانی وغیرہما سے بیان کرتے ہیں کہ علی بن میمون کہتے ہیں میں نے امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں پھر ان کی قبر پر رسول ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خدا سے دعا کرتا ہوں تو فی الفور میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں: ”طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین مارنولی سے اس طرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کر کے رو قبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے ”لا ملجا ولا ینجی من اللہ الا اللہ“ بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا پڑھے پھر دس بار درود شریف پڑھے اور ختم تمام کر لے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ تمام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے اس طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔“

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ 114)

شاہ ولی اللہ صاحب فرما رہے ہیں جب کوئی حاجت ہو تو ختم خواجگان چشت پڑھے اور شیرینی پر فاتحہ خواجگان چشت کی دے اور روزانہ کرنے کی تاکید فرما رہے ہیں چنانچہ فاتحہ

کی تمام شقیں، تیجہ، چالیسواں اور کوٹڈے وغیرہ اس سے ثابت ہیں۔ مسٹر ندیم دیوبندی کیا شاہ ولی اللہ صاحب بھی تمہارے نزدیک مشرک ہیں؟

علم غیب

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

مسٹر ندیم دیوبندی سنو! تمام اولیائے دیوبند اور علمائے دیوبند کے مسلم امام و شہید مولوی اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ:

”پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے۔“ (تقویۃ الایمان صفحہ 12، مکتبۃ الاسلام و سن پورہ لاہور)

دیوبند کے اولیاء اور علماء و عمائدین کیا جاہل تھے جن کو سمجھانے پیغمبر آئے وہ تو تمہارے نزدیک بہت بڑے عالم دین اور بے مثل فقیہ تھے جیسا کہ تمہاری کتابوں سے ظاہر ہے۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ پیغمبروں کی بعثت دیوبند کے اولیاء اور علماء کے لئے نہ تھی وہ تو خود عالم دوسروں کو سمجھانے اور بتانے والے تھے۔ جب پیغمبروں کی بعثت سے دیوبند کے اولیاء اور علماء مستثنیٰ ہیں تو پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ہدایت سے ان کو کوئی علاقہ نہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے قرآن اور تمہارے واسطے تقویت الایمان۔ دیکھو قرآن کریم میں تَبْرُکَ الَّذِیْ نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدہ لَیْکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتنا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہے۔ (الفرقان: ۱) پس ہمارے نزدیک حضور (ﷺ) تمام عالمین کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور تمہارے دھرم کی کتاب کہتی ہے کہ پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے آئے تھے تمہارے دھرم کے اولیاء علماء نہ تو جاہل ہیں نہ نادان جن کو پیغمبر یا پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ضرورت ہو تم کو تمہارے دھرم دیوبند نے آزاد کر دیا کتاب اللہ سے۔

دیو تم سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

مسٹر ندیم دیوہی کا ایمان تقویت الایمان پر ہے اور ہم سب مسلمانوں کا ایمان قرآن حکیم پر ہے چنانچہ یہ جب بھی بات کریں گے اپنے ایمان کی کتاب سے ہی کریں گے کیونکہ تقویت الایمان میں لکھ دیا گیا: ”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“ (تقویت الایمان صفحہ 34)

معلوم ہوا کہ دیوہیوں کے خدا کی یہ شان ہے کہ جب چاہے غیب کو دریافت کر لے اور جب تک نہ چاہا بے چارہ علم غیب سے محروم تھا۔ ہم مسلمانوں کا معبود اللہ (عزوجل) جس طرح اپنی ذات میں ازلی اور قدیم ہے اسی طرح اس کی تمام صفات بھی ازلی و قدیم ہیں چنانچہ علم بھی اس کی صفت ہے وہ ہمیشہ سے علیم و خبیر ہے اسے دریافت کرنے کی حاجت ہی نہیں بلکہ وہ اس سے منزہ و پاک ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے ”ہواللہ الذی لا الہ الاہو علم الغیب والشہادۃ ہوالرحمن الرحیم“ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جاننے والا غیب و شہادت کا وہی رحمن و رحیم ہے۔ (الحشر: ۲۲)

معلوم ہوا کہ اللہ جل مجدہ ہر علم خواہ غیب ہو یا شہادت کا جاننے والا ہے کوئی شے اس کے علم سے خارج نہیں پس وہی رحمن و رحیم ہے کہ اس نے علوم شہادت اپنے عام بندوں کو عطا فرمائے اور علوم غیب اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمائے۔

یہی مسٹر ندیم دیوہی کو اپنا وہ زمانہ یاد نہ رہا کہ بسم اللہ شریف کے حروف کا بھی علم نہ تھا اور نہ تمیز اب بالواسطہ اساتذہ خویش کچھ پڑھ لیا تو قاری بن بیٹھے اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علم شہادت اللہ تعالیٰ کی عطا ہی تو ہے اور علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمایا جس کو یہ مانتے نہیں کیونکہ تقویت الایمان میں اس کی نفی ہے تو تقویت الایمان کے خلاف یہ کیونکر ماننے لگے مگر مسلمانوں کے لئے اللہ عزوجل کا

کلام کافی دوانی ہے۔

اللہ عز و جل فرماتا ہے ”ملکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبیٰ من رسلہ من یشاء“ اور اللہ کی شان نہیں کہ اے عام لوگو تم کو غیب کا علم دے لیکن اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔ (آل عمران: ۱۷۹)

تفسیر جلالین شریف میں زیر آیت کریمہ امام جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ”لكن اللہ یجتبیٰ یختار من رسلہ من یشاء فیطلعه علی الغیب“ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے جن لیتا ہے پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

ہمارا ایمان تو پورے قرآن پر ہے ہمارے واسطے ایک آیت ہی کافی ہے کیونکہ ایک آیت کا انکار بھی کفر ورنہ غیب کے علم پر متعدد آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر دیوبندیوں کا ایمان تقویت الایمان پر ہے وہ نبی (ﷺ) کے لئے تو علم غیب کی نفی کرتے ہیں اور اپنے دیوبندیوں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ کامل اور تمام دیوبندیوں کے قطب الارشاد جناب رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مجاز مولوی عاشق الہی میرٹھی رقمطراز ہیں :

”جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ (رشید احمد گنگوہی) کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا ہے سائیں توکل شاہ انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقبہ کر سر اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو! تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“ (مذکرۃ الرشید، جلد دوم، صفحہ 322)

اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اول : رشید احمد گنگوہی کذب الہی کو ممکن مانتے ہیں۔

دوم : سائیں توکل شاہ صاحب کو غیب کے دریافت کرنے کا اختیار ہے جب چاہیں دریافت کر لیں۔

صاحب تقویت الایمان مولوی اسماعیل دہلوی فرماتے ہیں :

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ خدا ہی کی شان ہے اور سائیں توکل شاہ صاحب نے جب چاہا گردن جھکا دی اور غیب کو دریافت کر لیا۔ عرش عالم شہادت میں نہیں بلکہ عالم غیب میں ہے اور سائیں توکل شاہ عرش کے اوپر بھی خدا جانے کتنے اوپر شاید لامکاں پر رشید احمد گنگوہی کا قلم چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں معلوم ہوا دیو کے ہندے خدائی کا مرتبہ رکھتے ہیں جب چاہیں غیب دریافت کر لیں۔

مسٹر ندیم دیوہی ! جھوٹ تو آپ کے اولیائے دیوہند کی سنت ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ وہ اپنے خدا کے جھوٹ کو ممکن سمجھتے ہیں اسی سنت کی پیروی میں مسٹر ندیم صاحب بھی رقمطراز ہیں :

”پیارے چچو ! آپ کو یہ علم تو ہو گیا کہ دیوہند انڈیا کا ایک شر ہے وہاں دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 89)

پھر فرماتے ہیں ”چچو ! ایک لفظ آپ نے بریلوی بھی سنا ہو گا بریلی انڈیا کا ایک قصبہ ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 59, 60)

بریلی یونی انڈیا کا ایک بہت بڑا ضلع اور کمشنری کا صدر مقام ہے اس کو مسٹر ندیم دیوہندی قصبہ لکھ رہا ہے اور دیوہند جو ضلع سہارنپور کا ایک قصبہ ہے اس کو شر بتا رہا ہے دراصل یہ کذب صریح اور دروغ قبیح اولیائے دیوہند کی سنت متوارثہ ہے۔ اس سے روگردانی کرنا اصول مذہب دیوہند کے خلاف ہے کیونکہ مذہب دیوہند کی بنیاد ہی جھوٹ و افتراء پر ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ

مستر ندیم دیویدی رقمطراز ہیں: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے چٹے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کے گلے پر چھری چلا دی اگر انہیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہوں گے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے اس سے معلوم ہوا کہ انہیں علم نہیں تھا اس لئے غیر مسلم بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8، 9)

مستر ندیم دیویدی نے کتنی اہم بات بیان کی کہ غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں الخ بیشک یہ بات تو بالکل صحیح ہے کیونکہ دیویدی سارے کے سارے غیر مسلم ہیں دیو کے ہندے ہیں۔ یہی مذاق اڑاتے اور انبیاء اکرام علیہم السلام کے افعال مقدسہ کو ڈرامہ بتاتے ہیں ان کے سوا کسی اور غیر مسلم نے یہ بات کہی یا لکھی ہو تو بطور ثبوت پیش کرو۔ اگر کچھ حیا و شرم رکھتے ہو۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ دیو کے ہندے علم غیب جب چاہیں حاصل کر لیں اور اللہ کے محبوب حاصل نہ کر سکیں پھر یہ کہ یہ معاملہ حضرت سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کا فرش زمین پر واقع ہو رہا ہے ان کو زمین کی خبر نہیں اور ایک دیو کا ہندہ عرش کے اوپر کی خبر دے رہا ہے۔

اول تو یہ معاملہ غیب کی بات ہی نہیں بلکہ ایک امتحان ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”واذا بتلی ابراہیم ربہ بکلما فاتمہن قال انی جاعلک للناس اماماً“ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں میں آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔

عزیزان ملت و نونہالان امت! دیکھو اللہ عز و جل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدح (تعریف) فرما رہا ہے اور انعام کی خبر دے رہا ہے مگر ندیم دیویدی ہے دیو کا ہندہ ان کی توہین کر رہا ہے اور ڈرامہ بنا رہا ہے۔

ارے لو بتاؤ ان دیو کے بندے ! ان کو علم تھاگ جب ہی چھری ان کی گردن پر چلا دی اور اگر علم نہ ہوتا تو چھری چلاتے ہاتھ کانپ جاتا ارے اودیو کے بندے اگر تیرا کوئی بیٹا ہے تو اس کی گردن پر اس طرح چھری چلا کر دیکھ۔ ہم کہے دیتے ہیں کہ تو جاٹل بے علم ہرگز اپنے پیٹے کی گردن پر اس طرح چھری نہیں چلا سکتا معلوم ہوا کہ ان کو علم تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”وَكَذٰلِكَ نَرٰى اِبْرٰهِيْمَ مُلْكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنُ مِنَ الْمَوْقِنِيْنَ“ (انعام: ۷۵) اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھا رہے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے، ایک جانب قرآن کریم کے ارشادات اور دوسری طرف دیو کے بندوں کی تقویت الایمان جس کو چاہیں اختیار کر لیں اور ایمان لائیں۔

شہادت صحابہ کرام علیہم الرضوان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”بعض کافروں نے سازش کر کے ستر (70) صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

یہ زمین کا معاملہ ہے جس کی نفی حضور (ﷺ) سے کی جا رہی ہے اور دیو کا بندہ عرش کے اوپر دیکھ رہا ہے ہم حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ اب سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اللہ ولی الذین امنوا یخرجوہم من الظلمات الی النور والذین کفرو اولیاء ہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا ٰخلدون“ اللہ ولی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے لئے حمایتی دیو (شیطان) ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔ (البقرہ: ۲۵۷)

مسٹر ندیم دیوبندی اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہیں ان کا حمایتی دیو ہے جو اندھیری دیوبندیت کی طرف لے جاتا ہے اور مسلمانوں کا والی اللہ ہے یہ ان کو دیوبندیت

و غیرہ کے اندھیروں سے نکال کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (نور) کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جس شے میں کمال اور خوبی دیکھتا ہے اس کی طلب میں رہتا ہے اور جس میں زوال و بدائی ہو اس سے دور بھاگتا ہے۔ مسلمان کے نزدیک مخلوق میں سب سے بہتر اور برتر افضل و اعلیٰ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں یہ مسلمان ان کی عظمت پر مرتے، انہی کا دم بھرتے ہیں اور دیو کے بندے دیوبندیت پر قربان ہوتے، مصطفیٰ (ﷺ) سے بھاگتے اور ان کی عظمت کا انکار کرتے ہیں یہی حال مسٹر ندیم دیوبندی کا ہے۔

ہماری پیش کردہ آیت کذا لک نری ابراہیم میں ہی حضور (ﷺ) کے علم کا ثبوت موجود ہے کذا لک تشبیہ کے لئے آتا ہے اور تشبیہ کے لئے مشبہ اور مشبہ بہ لازم مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم (ﷺ) ہیں مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب لبیب (ﷺ) جیسے ہم آپ (ﷺ) کو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھا رہے ہیں اس طرح آپ (ﷺ) کے طفیل میں آپ (ﷺ) کے والد ماجد حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی دکھا رہے ہیں پس حضور (ﷺ) کے لئے علم ہونا ثابت ہے مگر کس کے لئے جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو اور جو قرآن کریم پر ایمان ہی نہیں رکھتا وہ تو تقویت الایمان ہی کی بات کرے گا، قرآن کی ہر گز نہیں مانے گا۔ دیو کا بندہ کہتا ہے علم ہوتا تو صحابہ کو قتل نہ کراتے گویا حضور (ﷺ) نے قتل کر لیا (معاذ اللہ) حضور (ﷺ) تو رحمت ہیں مگر اللہ عز و جل تو ارحم الراحمین، رحمن و رحیم ہے کیا اسے بندوں سے پیار نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے، صحابہ کے متعلق فرماتا ہے ”فانزل اللہ سکینۃ علی رسولہ واللمومنین والزمہم کلمۃ التقویٰ وکانوا حق بہا و اہلہا و کان اللہ بکل شئی علیما“ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتار الوریٰ پر ہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

دیو کا بندہ کہتا ہے کہ علم ہوتا تو قتل نہ کراتے یہ بات تو حضور (ﷺ) پر منطبق

نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل پر ہوتی ہے بالفرض باطل اگر حضور (ﷺ) کو علم نہ تھا تو کیا اللہ عزوجل بھی بے علم تھا اس نے کیسے گوارا کر لیا جبکہ اس کے کرم کا یہ عالم ہے کہ ارشاد فرماتا ہے ”الزمهم كلمة التقوى“ دیو کا بندہ اللہ کی شان کیا جانے علم تھا اسی لئے اللہ عزوجل نے فرمایا ”وكان الله بكل شئ عليم“ اور اس کی عطا سے حضور (ﷺ) بھی جانتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اب ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وقت رب سے ملنے کا قریب ہے اور مرتبہ شہادت ملنے والا ہے ایسے انعام و احسان اللہ عزوجل کے حاصل ہونے والے تھے جب ہی تو بھیج دیا ورنہ ہرگز نہ بھیجتے اور اگر بالفرض یہ بھیجنا بھی چاہتے تو اللہ تعالیٰ منع فرمادیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے بندے کا خوف تھا اس واقعہ سے تو حضور (ﷺ) کے علم بے پایاں کا پتہ چلتا ہے۔

روضے سے باہر نہیں آسکتے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”نبی پاک (ﷺ) اپنے روضے میں آرام فرما ہیں اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

ملاحظہ فرمائیے دیو کا بندہ اور خدائی کا دعویٰ گویا اس دیو کے بندے کو غیب کا علم ہے اور اس پر قدرت بھی ہے خدا جانے کس قدر افواج دیوؤں (شیطانوں) کی مقرر کر دی ہے کہ جن کے ہاتھوں مجبور ہو کر معاذ اللہ روضے سے باہر نہیں آسکتے۔ یعنی آنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے مگر دیو کا بندہ ہر وقت اور ہر جگہ مرنے کے بعد آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر کے سوانح نگار تھانوی صاحب کے پردادا محمد فرید صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”کسی بارات میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آ کر بارات پر حملہ کیا ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے انہوں نے ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر بڑا سانا شروع کئے چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر سے بے سروسامانی تھی یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے۔“ (پھر کیا ہوا) ”شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف

لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم ظاہر نہ کرو گی تو اس طرح سے روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لئے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔“ (اشرف السوانح جلد اول صفحہ 12)

ملاحظہ ہو دیو کے مرنے کے بعد بھی زندوں کی طرح جہاں چاہیں جائیں یہ تو مٹھائی لے کر اپنے گھر آئے یہ مٹھائی کہاں سے آئی؟ غالباً قبر میں مٹائی ہو گی۔

پور لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی فرماتے ہیں :

”مولوی اسماعیل دہلوی کے قافلے میں ایک شخص شہید ہو گئے جن کا نام مید ارخت تھا۔ یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی ان کے والد حشمت علی خان صاحب حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے بیٹے مید ارخت ہیں بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے یہاں کیسے آگئے؟ مید ارخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ چھائے حضرت مولانا اسماعیل صاحب لور سید (احمد) صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ حشمت خان نے فوراً ایک بڑی چٹائی چھادی اتنے میں سید صاحب لور مولانا شہید لور چند دوسرے رفقاء بھی آگئے۔ حشمت خان صاحب نے محبت پداری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے کہاں تلواریں تھی؟

بید ارخت نے سر سے اپنا ڈھانٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے باپ کو دکھایا کہ یہاں تلواریں تھی۔ حشمت خان نے کہا یہ ڈھانٹا پھر سے باندھ لو مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو حشمت خان کو شبہ ہوا کہ کہیں خواب تو نہیں تھا مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بید ارخت کے چہرے سے گرتے ہوئے اس کے والد نے دیکھے تھے ان قطروں کو دیکھ کر حشمت خان سمجھ گئے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے خواب

نہیں۔ آخر میں چند رویوں کے نام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اس حکایت کے اور بھی بہت سے معتبر روی ہیں۔“ (ملفوظات اشرف علی تھانوی صفحہ 49)

ملاحظہ فرمائیے دیوبندیوں کا ایمان یہ ہے کہ حضور (ﷺ) روضے کے باہر نہیں آسکتے مجبور محض ہیں اور دیوبند کے بندے آزاد ہیں جہاں چاہیں جائیں اور ساتھ میں مٹھائیاں لے جائیں۔

حاصل کلام

نبی کریم (ﷺ) کی تنقیص شان اور ان کا مقام گھٹانے سے دیوبندیوں کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل سے نبی کریم (ﷺ) کی عظمت اور محبت ختم ہو جائے۔ اور دیوبند کے ہمدوں کی بڑائی اور تعریف سن کر ان کی جانب طبیعت مائل ہو جائے اور بلا سمجھے سوچے ان دیوبندوں کے ہمدوں پر ایمان لے آئیں اور سچے مذہب اہلسنت سے دور ہو جائیں۔

نور و بشر کا بیان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے بھر ہونے کا اعلان کر دیا قل انما انا بشر مثلكم (سورہ کہف) ”اے محبوب (ﷺ) آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

سبحان اللہ دیوبند کے ہمدوں کی ہر بات نرالی ہے اللہ عزوجل پر بھی بہتان لگانے اور افترا کرنے سے باز نہیں آئے کہتے ہیں کہ ”آپ اعلان کر دیں“ یہ کس جملے کا ترجمہ ہے۔ اعلان تو اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت اور وحدانیت کا کروایا کہ سرکارِ بد قرار (ﷺ) نے اعلان فرمایا ”قولوا لا اله الا الله“ کہو ”لا اله الا الله“ مگر یہ تو کفارِ بد اطوار کا مقولہ معروف تھا کافر کہتے تھے وما انت الا بشر مثلنا ”اور تم نہیں مگر ہماری طرح بشر۔“ پھر اعلان کی حاجت کیا اسی کی تصدیق فرمادی جاتی مگر نہیں ان بشر کہنے والوں کو ظالم فرمایا واسرؤا النجوى الذين ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم ”اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں تم ہی جیسے ایک بشر ہیں۔“

نیز باوجودیکہ اللہ مالک خالق و معبود ہے مگر اس نے یہ نہیں فرمایا کہ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح بشر ہو بلکہ قرآن کریم نے جب بھی حضور (ﷺ) کا ذکر فرمایا تو ان الفاظ میں :

- (1) قد جاءكم من الله نور
 - (2) لقد جاءكم رسول من انفسكم
 - (3) قد جاءكم برهان من ربكم
 - (4) اذبعث فيهم رسول
 - (5) يا ايها النبي انا ارسلتك شاهدا
 - (6) وما ارسلتك الا رحمة للعالمين يسين طة مزمل مدثر
- وغیرہ خطابات سے یاد فرمایا اور یہ جامل دیو کا بندہ کتا ہے کہ اعلان کروایا ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قل کیوں فرمایا۔ اگر واقعی مقصود یہی تھا تو خود ہی اعلان فرمادیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے بندے کا خوف تھا۔ (معاذ اللہ) پھر قل انما انا بشر کس سے فرمایا؟ کیا صدیق اکبر یا فاروق اعظم یا عثمان ذوالنورین یا علی المرتضیٰ یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی حضور (ﷺ) کو اپنی طرح بشر کتا تھا؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ کفار بد کردار نبی کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے قالو ما انتم الا بشر مثلنا ”کافر یو لے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ”پیارے محبوب فرمادیجئے (ظاہر صورت میں) میں تم جیسا بشر ہوں میری طرف وحی ہوتی ہے“ اور مخفی نہ رہے کہ وحی کسی دیو کے بندے کو نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل کے محبوب بندوں انبیاء مرسلین کو ہوتی ہے لہذا ان جیسا مخلوق میں کوئی نہیں۔

مقام غور ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ لد قرار (ﷺ) کی خدمت میں راعنا عرض کرتے جس کو کفار نے دوسرے معنی مراد لیتے ہوئے راعنا کہنا شروع کیا

تو اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا یا ایہا الذین امنوا لاتقولوا راعنا قولوا انظرنا واسمعوا وللكفرین عذاب علیم ”اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو انظرنا یعنی حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے ہنور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی تو علت ہو گیا کہ حضور (ﷺ) کی شان میں ہلکا لفظ بھی استعمال کرنا اگرچہ نیت اہانت کی نہ ہو اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں تو یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ ہر کافر طاغی حضور (ﷺ) کی شان میں بشر مثلنا کہے اب جس کا جی چاہے اللہ عزوجل کو راضی کر لے اور جو خطاب والقباب اللہ عزوجل نے ان کے لئے استعمال فرمائے ان کا استعمال عمل میں لائے یا جو چاہے کہ دیو (شیطان) ہم سے راضی ہو جائے تو وہ وہی بولی بولے جو کفار مانہجار کی بولی ہے ”وما انت الا بشر مثلنا“ کو اپنے آقا دیو (شیطان) کے لشکر میں شامل ہو جائے۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ”فرشتے نوری مخلوق ہیں لیکن بھر کا مرتبہ نور سے بڑا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ بھی نور ہے: ”اللہ نور السموات والارض“ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو سب سے اول نور سے پیدا فرمایا۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں ”اول ما خلق اللہ نوری“ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ مگر دیوبندی قرآن و حدیث سب کا منکر ہے۔

مسئلہ حاضر و ناظر

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

حاضر کا مادہ ”حضر“ اور ناظر کا مادہ ”نظر“ سے ہے۔ حضر سے الحضور مصدر بنا جس

سے حاضر، مشتق ہوا۔ حضر، حاضر اور حضور کے معنی کتب لغت میں حاضر ہونے کی جگہ اور حاضر کے معنی شہروں، بھٹیوں میں رہنے والا۔ بڑا قبیلہ یہ تمام معنی منجہ محمد الصالح اور مجمع کارالانوار وغیرہ میں مذکور ہیں۔

ناظر محمد الصالح میں آنکھ کے ڈیلے کی سیاحی کو جس میں آنکھ کا تل ہوتا ہے اس کو ناظرہ کہتے ہیں اور یہ ہر دو معنی حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم و احادیث شریف میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ”حاضر و ناظر“ موجود نہیں۔ نہ اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر استعمال کیا ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور سارے دیوبند کے مدعے قیامت تک یہ جھٹ نہیں کر سکتے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان یا تابعین رحمہم اللہ یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔

حادث اسی پر ختم ہو جاتی ہے مگر جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے بطور نمونہ قرآن کریم اور ائمہ دین سے ثبوت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

يا ايها النبي انا ارسلتك شاهدا و مبشرا و نذيرا و داعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (ﷺ) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلانا اور چمکا دینے والا آفتاب۔“ (الاحزاب: ۴۶-۴۵)

شاید کے معنی حاضر و ناظر ہیں، مفردات راغب میں ہے ”الشهود والشهادة الحضور مع المشاهدة او بالبصر بالبصيرة“

نبی کریم (ﷺ) بصیر یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ فرماتے ہوئے حاضر ہیں۔

علامہ ابوالسود اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں :

اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے بھیجا آپ (ﷺ) کو حاضر و ناظر بنا کر ان سب پر

جن کی طرف آپ (ﷺ) رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ (ﷺ) ان کے احوال کی نمکبانی فرماتے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں یعنی ان سب کے کاموں کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور آپ (ﷺ) ان سے عمل شہادت فرماتے ہیں یعنی ان کے گواہیتے ہیں ان تمام چیزوں پر جو ان سے صادر ہوئیں تصدیق سے اور تکذیب سے اور باقی ان تمام چیزوں سے جن پر وہ ہیں ہدایت اور گمراہی سے اور آپ (ﷺ) اس شہادت کو ادا فرمائیں گے قیامت کے دن جو ادا کی ہوئی ہوگی ان تمام باتوں میں جو ان کے فائدہ کے لئے ہوں اور ان تمام باتوں میں جو ان کے نقصان کے لئے ہوں گی۔ (تفسیر ابو السعود جزء 4 صفحہ 79)

اسی طرح تفسیر بیضاوی، مدارک التنزیل، جلالین، جمل، روح المعانی، تفسیر کبیر وغیرہ میں مذکور ہے۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں :

”اور باوجود اس قدر اختلافات اور بکثرت مذاہب کے جو علماء امت میں سے ہیں۔ ایک شخص کو بھی اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لاغیر شائبہ مجاز اور بلا توہم تاویل حقیقت حیات کے ساتھ دائم و باقی ہیں اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور انکی تربیت فرماتے ہیں۔“ (حاشیہ اخبار الاخیار صفحہ 155 مکتوبات)

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں باوجود اختلافات کے حضور (ﷺ) کے حیات اور حاضر و ناظر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں مگر آج دیوبندیوں کو اس سے انکار ہے۔ شیخ محقق عبدالحق صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں :

”اور حضور (ﷺ) ہمیشہ سے مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت اور انکشافات کا وجود اس مقام میں بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور بعض عرفا نے فرمایا تشہد میں خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحق یہ تمام

موجودات کے ذرات اور افرلو ممکنات میں جاری و ساری ہے بس آنحضرت (ﷺ) نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں لہذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور حضور (ﷺ) کے اس حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تاکہ رموز و قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیضیاب ہو۔“ (اشعۃ اللمعات صفحہ 41)

شاہ ولی اللہ صاحب زیر عنوان مشاہدہ اجمالی انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

فرماتے ہیں :

”جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک و مقدس (ﷺ) کو ظاہر ادا عیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم مختشم شفیع معظم (ﷺ) نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ ذالک کہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔“ (فیوض الحرمین صفحہ 81، 82)

رضائے خدا اور رضائے محمد (ﷺ)

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں : ”حضور چاہتے تھے کہ ان کے چچا ابو طالب ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ تو میری مرضی نہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 13)

دیوبندی نے لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور (ﷺ) کی بات نہیں مانی اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ میری مرضی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس نے ماننے پر کوئی حوالہ سپرد قلم نہ کیا۔ اگر ہوتا تو ضرور تحریر کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (ﷺ) سے ارشاد فرماتا ہے ”ولسوف يعطيك ربك فترضى“ پیارے محبوب بیشک عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا تم راضی ہو جاؤ گے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے ”كلهم يطلبون رضائي وانا طلب رضاك

یا محمدؐ پیارے محمدؐ تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت عاشق مہ نبوتؐ (عظیم المرتبت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قاضی بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ حضورؐ نے چاہا کہ ہمارا قبلہ تبدیل کر دیا جائے اور بیت المقدس کے بجائے کعبہ معظمہ بنادیا جائے اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے ”قد نری تقلب وجهک فی السماء فلنولينک قبلہ ترضیہا فول وجہک شطر المسجد الحرام“ (پیارے) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

دیکھا! حضورؐ نے حالت نماز آسمان کی جانب منہ اٹھا کر دیکھا کہ ہمارا قبلہ بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ قرار دیا جائے۔ فوراً وحی آگئی کہ ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو ابھی نماز ہی میں اپنا منہ کعبہ معظمہ کی طرف پھیر لو چنانچہ آج بھی مسجد قبلتین مشہور و معروف ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قاضی بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

بیم عمد باندھے ہیں روز ازل سے

رضائے خدا اور رضائے محمدؐ

رہا ہو طالب کا ایمان نہ لانا یہ محبوب و محبت کے درمیان راز کی باتیں ہیں۔ بھلا دیو کے بندے کیا جانیں اگر یہی بات قابل اعتراض ہے تو دیوبندی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض کرے گا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ فرعون ایمان لے آئے ہدایت پا جائے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا ”اذہب الی فرعون فانہ طغی“ مگر فرعون ایمان نہ لایا نہ ہدایت

پر آیا (معاذ اللہ) یہ ہیں لوہام قاسدہ جو دیو کے عدوں میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان خبیث افکار سے چائے اور سچا پکا مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکارِ لبد قرار (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکارِ لبد قرار (ﷺ) کے دامنِ کرم سے ولہرہ فرمائے اور ان کے زمرے میں اٹھائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین (ﷺ)

بدعت گمراہی ہے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”چو! جو کام صحابہ کرام نے نہ کیا ہو وہ کبھی اچھا نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کاموں کو ہمیں چھوڑ دینا چاہئے۔ مذہب اور دین کا جو کام صحابہ کرام نے کیا اس کا کرنا ثواب ہے اور جو دین کا کام سمجھ کر انہوں نے نہیں کیا وہ ہمیں کتنا ہی اچھا لگے وہ گناہ اور بدعت ہو گا اور بدعت گمراہی ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 19)

عزیز چو! آپ ہی ذرا مسٹر ندیم دیوبندی سے پوچھ لیں کہ بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ کتب احادیث صحابہ کرام نے پڑھیں یا کسی کو پڑھائیں؟ چھ کلمہ جو تم پڑھتے ہو صحابہ کرام نے پڑھے یا پڑھائے۔ قرآن کریم پر اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش وغیرہ علامات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے لگائیں، قرآن کریم کے ترجمہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے شائع کرائے، صرف و نحو، فقہ، منطق، فلسفہ، عروض و ادب وغیرہم کتب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھیں یا پڑھائیں۔ دارالعلوم دیوبند جس طرز پر آج بنا ہوا ہے کسی صحابی نے بنایا اور ایسا اہتمام فرمایا ثابت کیجئے ورنہ یہ سارا کاروبار تمہارا بدعت اور گمراہی ہے۔

بدعت کا بیان کرتے ہوئے مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

”اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص چار رکعت کی بجائے پانچ رکعت پڑھ لے اس کو کوئی شخص یہ کہے کہ بھائی تیری نماز خراب ہو گئی دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ تو نے چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لی۔ اس کے جواب میں نمازی یہ کہے کہ میں نے کوئی بدعت تو نہیں کیا۔“

(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 45)

اس جاہل بے وقوف کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ نماز کا ہر شفعہ دو رکعت پر مشتمل ہے اور مثال ہوتی ہے مطابق اصل کے اگر یہ اپنے دھرم میں کچھ غیرت رکھتا ہے تو ایک ہی مثال پیش کر دے کہ فلاں شخص نے پانچ رکعت پڑھی اور اس سے یہ واقعہ پیش آیا یہ اور بات ہے کہ دیوبندی دھرم میں پانچ رکعت کا رواج ہو۔ عبادت میں ہر مسلمان بڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر کسی نے رات یا دن کے کسی حصہ غیر مکروہ میں چار رکعت نماز نفل ہی نہیں بلکہ چالیس رکعت نماز پڑھ لی تو یہ لائق اجر و ثواب ہو گا نہ کہ باعث عتاب مگر کور باطن کا کیا علاج۔ احادیث میں اس کے فضائل موجود ہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں :
 ”بعضے کثرت ذکر سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر دم ذکر کرنا بدعت ہے اور بے اصل۔ میں کہتا ہوں آیات کثیرہ سے دوام ذکر ثابت ہے۔ ”یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم و یتکفرون فی خلق السموت و الارض۔ الایۃ“ (امداد المساق صفحہ 68)

ذکر میں ہر قسم کی عبادت داخل ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی صاحب تم تو پانچ رکعت ہی کا ماتم کرتے تھے اور نماز پانچ رکعت تو ہوتی ہی نہیں البتہ کثرت مراد ہے تو حاجی صاحب نے اس ہی کو بیان فرمایا اس کے ناقل آپ کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ آپ ان حضرات پر بدعتی ہونے کا فتویٰ جاری فرمائیں۔

صلوٰۃ و سلام

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں : ”تو ان سے پہلے یا بعد میں سلام ایسے ہی جمعہ کے بعد سلام اور نعت کھڑے ہو کر نہ پیارے نبی کے زمانے میں کسی نے پڑھی نہ بعد میں تو ایسے کامبدعت اور گناہوں گے ان کو چھوڑ دینا لازم ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 19)
 ہاں بیشک بدعت اس لئے ہیں کہ تقویت الایمان میں نہیں اور ان دیوبندیوں کے مذہب کا دار و مدار تقویت الایمان پر ہے مگر قرآن کریم میں تو ہمارے رب نے صلوٰۃ و سلام کا

ہم کو حکم دیا ”یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ اے ایمان والو! ان نبی پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور تم اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہو لہذا تم اس حکم سے خارج ہو مگر مسلمانوں پر اس کا نفاذ لازم اور یہ حکم عام ہے زمان و مکان کسی شی کی کوئی قید نہیں۔ قبل از اذان پڑھیں یا بعد از اذان۔ یہ حکم مومنین کے لئے ہے کافروں کے لئے نہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”بعض مساجد میں امام دعائیں آیت اور درود پڑھتے ہیں پھر نمازی حق نبی کہتے ہیں یہ بالکل بدعت و شرک ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 54) دیو کے بندوں کے لئے تو شرک ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ اپنے خدا کو حق نبی کہتے ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو حق نبی کہنے کا اہل ہی نہیں جانتے چنانچہ ان کے لئے شرک ضرور ہوا کہ یہ ان کے خدا کی خاص صفت ہے۔ مسلمان تو نبی کریم (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بندہ بیٹا و نذیر، سرانجام و منیر سمجھتا ہے اس لئے کہتا ہے حق نبی یعنی نبی برحق ہیں۔

غیر اسلامی رسومات

مسٹر ندیم دیوبندی نے غیر اسلامی رسومات کے عنوان سے صفحہ 34 تا 42 ایصال ثواب، فاتحہ، تیجہ، گیارہویں، محرم کا حلیم، سمیل، شب بدأت وغیرہ کو گنا دیا حالانکہ یہ سب ایصال ثواب ہی سے متعلق ہیں اور ہم مسٹر ندیم دیوبندی کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب کا قول جس کو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی نے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ”جمعرات کے دن کتاب احیاء تمبر کا ہوتی تھی۔ جب ختم ہوئی تمبر کا دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے، طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔“ (امداد المشتاق صفحہ 92)

ملاحظہ کیجئے کہ دودھ لا گیا اور دعا پڑھی گئی وہی صورت مروجہ فاتحہ بطور ثبوت موجود ہے اور اس پر یہ ارشاد کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔ مسٹر ندیم

دیوہدی! یہ لوگ یعنی حاجی صاحب اور مولوی اشرف علی آپ کے نزدیک پنڈت (ہندو) ہیں؟

جو صورت آپ نے ہندوؤں کے پنڈتوں کی بتائی تھی یہاں موجود ہے یہ تو آپ کے گھر کی بات تھی۔ اب اجل علماء کرام اہل اسلام کے اقوال بلور نمونہ ملاحظہ کیجئے کہ تفصیل کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ اشعۃ اللمعات باب زیدت قبور میں ہے:

”تصدیق کردہ شود از میت بعد رقتن آواز عالم تا ہفت زور“ میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ اسی اشعۃ اللمعات کے اسی باب میں ہے ”و بعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظری کند کے تصدیق کند ازوے یانہ“ جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔

انوار ساطعہ اور حاشیہ خزانیۃ الروایات میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے حضرت امیر حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر کے بعد صدقہ دیا یہ تیجہ، چالیسواں، ششماہی اور برسی کی دلیل ہے۔ یہ اس کے لئے ہے جس کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے۔ منکر کے لئے نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

”طعامیچہ ثواب آل نیاز حضرت امامین نما سید برہاں قل و فاتحہ و درود و خواندن تبرک فی شود و خوردن بسیار خوب است۔“ (فتاویٰ عزیز یہ صفحہ 75)

یعنی ”جس کھانے پر حضرات حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔“

مسٹر ندیم دیوہدی صاحب یہ شاہ عبدالعزیز صاحب نیاز کا مکمل طریقہ تعلیم فرما رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ غیر اسلامی ہے اور شرک ہے کیونکہ نذر و نیاز صرف اللہ کی ہے اب بتاؤ کہ مشرک کون ہے؟ عالم اسلام شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق تو جرات

لب کشائی کر ہی نہیں سکتے البتہ آپ ضرور کافرو مشرک ٹھہریں گے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا تیجہ

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :

”روز سوم کثرت ہجوم مردم آل قدر بود کہ بیرون از حساب است ہمساد و یک کلام

اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شد کلمہ را حیر نیت۔“ (ملفوظات صفحہ 8)

یعنی تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ اکیاسی ختم کلام

اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے کلمہ طیبہ کا توازنہ نہ نہیں۔“

مسٹر ندیم دیوبندی فرمائیے ہندو تم ہو یا تم شاہ ولی اللہ صاحب کو ہندو سمجھتے ہو؟

اہل عدل و انصاف کے لئے ایک دلیل بھی کافی ہے۔ ضدی ہٹ دھرم بے دین کے لئے دفتر

بھی ناکافی۔ ان روایات کی روشنی میں گیارہویں شریف اور بارہویں شریف اور شب برأت

وغیرہ میں ایصال ثواب کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ فالحمد لله رب العلمین

لیکن دیوبندی دھرم میں یہ تمام امور مثل فاتحہ، تیجہ، چالیسواں، شب برأت،

حلیم، گیارہویں شریف، سب ہی حرام اور غیر اسلامی یعنی کافرانہ رسومات ہیں۔

دیوبندی دھرم میں جس کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قرآن کریم پڑھا جائے یعنی فاتحہ

دی جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں :

”محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہوں یا سبیل

لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی

وجہ سے حرام ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 147، 148) ۱۰۹

مگر دیوبندی دھرم میں ہندوؤں کے تہوار کا کھانا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو :

سوال : ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد حاکم ونو کر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ

بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد حاکم ونو کر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب : درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 488) ۱۰۷

ہندوؤں کے تہوار ہولی دیوالی کے چڑھاوے کا کھانا دیوبندی دھرم میں درست ہے اور گواکھانا ثواب۔ انہی گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ جس جگہ زانغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس گواکھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہو گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ 493) ۵۹۸

یہ اپنے اپنے مذہب کا التزام ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: ”پچو! ایک بدعت یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ اور میلاد شریف و نعت خوانی کے بعد چند لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں اور سلام بھی نبی والا نہیں بلکہ ایک اردو شاعر کی نعت پڑھتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47) پھر کہتے ہیں: ”ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47)

مسٹر ندیم دیوبندی حضور (ﷺ) نے کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو کہاں منع فرمایا ہے۔ ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین ہم اس امر پر صرف ایک عبارت حضرت علامہ محقق اسلام سیدی مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ قبل ازیں یہ باور رہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تقویٰ و طہارت، زہد و ریاضت محتاج بیان نہیں۔ بایں ہمہ صفات ارشاد فرماتے ہیں:

”اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے

ساتھ تیرے حبیب پاک (ﷺ) پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ (عز و جل) وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔“

(اخبار الاخیار شریف مترجم اردو صفحہ 924)

مسٹر ندیم دیوبندی ہوش آیا۔ تمہاری ان خرافات سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا مذہب نامذہب حضرت علامہ محقق اسلام مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مذہب اہلسنت کے قطعاً خلاف ہے۔ اب تم شیخ محقق کو بھی بریلوی کہو تو کہتے رہو اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہی تو علم ہدایت و صداقت ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی نے عہد نامہ کو بھی غیر اسلامی رسومات میں ذکر فرماتے ہوئے لکھا ہے: ”پتو! بعض جاہل اور بے دین لوگ ایک کاغذ پر لکھا ہوا عہد نامہ قبر میں مردے کے ساتھ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے سوال و جواب نہیں ہوتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 42)

سبحان اللہ! دیوبندیوں کی ہر بات نرالی ہے ہمارے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے۔

- 1- امام ابو القاسم صفاء شاگرد امام نصیر بن یحییٰ تلمیذ شیخ المذہب سیدنا امام ابو یوسف و محرر المذہب سیدنا امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح و روایت فرمائی۔
- 2- امام نصیر نے فعل امیر المومنین فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اس کی تائید و تقویت کی۔

3- امام ہزازی نے جیز کیردوری میں

4- علامہ مدلقن علانی نے در مختار میں اس پر اعتماد فرمایا۔

5- امام فقہہ ابن عجل و غیرہ کا بھی یہی معمول رہا۔

6- امام اجل طاؤس تابعی شاگرد سینا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کفن میں عہد نامہ لکھے جانے کی وصیت فرمائی اور حسب وصیت ان کے کفن پر لکھا گیا۔

7- بلکہ حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے جو رسول اللہ (ﷺ) کے چچا کے بیٹے اور صحابی ہیں خود اپنے کفن پر کلمہ شہادت لکھانیز ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا (عہد نامہ) پڑھے فرشتے اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ و نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دے دیا جائے۔ امام نے اسے روایت کر کے فرمایا ”وعن طائوس انما امر بهذا الکلمات فکتب کفنه“ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن پر لکھا گیا۔

امام فقیہ ابن عجل نے اس دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا ”اذا کتبت هذا الدعاء و جعل مع المیت فی قبره و قاه الله فتنة القرب و عذابه“ جب یہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال ٹکرین و عذاب قبر سے امان دے گا۔ بطور اختصار ان چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اور بھی روایات نقل کی جاسکتی تھیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کے ایسے جلیل علماء و ائمہ دین عہد نامہ کے بارے میں وصیت فرمائیں اور مسٹر ندیم مدہ دیو، ان جیسے تمام ائمہ اسلام کو جاہل و بے دین بتائے تو لعنت ہے ایسے خبیث بھتان لگنے والے پر۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

چنانچہ بقیہ بحوالہ اس اور افترا فی الدین مثلاً مسٹر دیوبندی کا صلوٰۃ و سلام، میلاد، جمعہ کے بعد سلام، دُور د لکھی اور گنج عرش وغیرہ کا افترا بھی اسی قبیل سے ہے پچھلے صفحات پر تذکرہ ہو چکا مزید لکھنے کی ضرورت نہیں جب کہ ان کا دین دیوبندی ہے جس کے غیر مسلم ہونے کا بعض نفیس خود ندیم دیوبندی اقرار فرما چکے ہیں اور ہمارا دین دین مصطفوی (ﷺ)

ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ تو صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کسی شے کا ثبوت بعینہ حضور ﷺ سے ثبوت ہے۔ امام سخاوی المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الراکدہ علی الاسنہ میں فرماتے ہیں :

حدیث : ”مسح العینین بباطن اغنی البسابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہدان محمد رسول اللہ مع قوله اشہدان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا ذکرة الاولی فی الفردوس لمن حدیث ابی بکر الصدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ان لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ فقال هذا وقبل باطن الاغلتین اسبابتین و مسح عینید فقال (ﷺ) من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعی یعنی مؤذن سے اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کی پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشہدان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا۔ اس حدیث کو ویلمی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے سنایہ دعا پڑھی اور دونوں کلمہ کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھ سے اگائے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ حضرت ابو العباس اور ابن ابی بکر رواؤنی صوفی نے اپنی کتاب موجبات الرحمہ و عزائم المغفرہ میں اسی سند سے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشہدان محمد رسول اللہ سن کر مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد بن عبداللہ (ﷺ) کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دیکھیں۔ شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ طیبہ و خطیب نے اپنی تاریخ میں حجر مصری

سے جو کہ سلف صالحین سے تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی ﷺ کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

یہی امام مدنی فرماتے ہیں فقہہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے فقہہ عالم ابو الحسن علی بن محمد مرید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقہہ زاہد بلالی نے امام حسن علی جدہ الکریم و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا: ”جو شخص مؤذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا بحیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ (ﷺ) اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں طاقوسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے اندھا نہ ہو۔

اس جاہل دیوبندی سے سوال کیجئے کہ اگر علم ہوتا تو ایسی صریح عبارات سے بے خبری دن میں سورج کے انکار سے ناشی اس پر طرہ یہ کہ حق پر عمل کرنے والوں کو جاہل بتائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے مقصود بڑھانا تیرا

تبلیغی جماعت کے اوصاف

مسٹر ندیم دیوبندی تحریر فرماتے ہیں۔

”بچے عاشق ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نبی والا کام کرتے ہیں لوگوں کی نمازیں صحیح کراتے ہیں گھر گھر جا کر مسجد میں نماز کی دعوت دیتے ہیں یہ لوگ ہر جمعرات کو مدنی مسجد فیڈرل لی ایریا میں مغرب سے صبح جمعہ تک جمع رہتے ہیں۔“ (ایمان و نماز المسحت صفحہ 14)

دیوبندی تبلیغی جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان کئے جا رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کون لوگ ہیں؟

تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپوری کی زبانی سنئے فرماتے ہیں۔ ”بہت سے تاجروں اور رئیسوں کا مقولہ جو متعدد علماء بلکہ خود مجھ سے بھی کہا گیا کہ حضرت جی ہم لوگ تو آپ سے بہت خفا اور دور رہتے تھے اس تبلیغ کی بدولت آپ تک پہنچنا ہوا۔ یہ مقولہ بلا تصنع بلا مبالغہ سو آدمیوں سے زائد سے میں نے سنا ہو گا اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ ممیٰ شہر میں علماء حقہ (دیوبندی) میں سے تبلیغ سے پہلے جانا کتنا دشوار تھا اور وعظ کہنے کا تو واہمہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) کو اپنی اہلیہ محترمہ کے حج سے واپسی پر ممیٰ تشریف لے جانے پر کس قدر اذیت دی گئی اور مخالفین نے جلی کے تار کاٹ دیئے مکان کا محاصرہ کر لیا اور حضرت (تھانوی) پر حملہ کیا میزبان کی خوش اسلوبی اور بہترین انتظام کی وجہ سے حضرت (اشرف علی تھانوی) کو اس مکان سے دوسرے مکان میں اندھیرے کے اندر پہنچایا گیا۔ 38ھ میں جب حضرت سہارنپوری تین سو خدام کے ساتھ حج پر تشریف لے جا رہے تھے یہ ناکارہ بھی اس میں ہمرکاب تھا تو اہل ممیٰ کے شری اور فسادی مخالفین کے خوف سے حضرت کو مع قافلہ کے ممیٰ سے دس میل دور ایک قبرستان میں ٹھہرایا گیا تھا اور وہاں خیمے لگائے گئے تھے علمائے دیوبند کا ممیٰ میں علی الاعلان جانا کس قدر دشوار تھا اس سے ظاہر ہے کہ ممیٰ کی کسی مسجد میں کسی معروف دیوبندی کا نماز پڑھ لینا معلوم ہو جاتا تو اس مسجد کو پاک کر لیا جاتا تھا۔“ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات صفحہ 34)

غور طلب یہ امر ہے کہ وہ زمانہ آج سے بہت بہتر اور افضل تھا۔ علمائے کرام کی کثرت تھی اور مسلمانوں میں بے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے بلکہ ان کے لئے آنکھوں کا فرش بچھاتے گوشہ قلب میں بٹھاتے۔ آخر ان چند علماء جو علماء دیوبند سے معروف ہیں۔ عداوت و دشمنی کی کیا وجہ تھی؟ دوسرے علمائے کرام سے کبھی کسی نے کوئی تعارض نہ

کیا بلکہ ہمیشہ عزت و احترام سے استقبال کیا۔

اس عداوت اور نفرت کی بنا یہ نہ تھی کہ علمائے دیوبند نے مسلمانوں کی جائیدادیں چھین لی تھیں یا مکانوں پر قبضہ کر لیا تھا یا دکانوں اور کارخانوں میں خیانت کی یا چوری کی ہو اور ڈاکے ڈالے ہوں یہ تو کوئی بات نہ تھی پھر وجہ نفرت؟

وجہ نفرت صرف اور صرف حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین کرنا ہے۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، علم پاک حضور ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں: ”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بھول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

(حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

دیکھئے حضور ﷺ کے علم کو زید و عمرو ہر عام آدمی بلکہ بچہ اور پاگلوں سے بھی جی نہ بھرا تو کہہ دیا کہ ایسا تو جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔ جمیع حیوانات میں تمام حیوان داخل ہیں جن سے تشبیہ دی جا رہی ہے اور کل غیب کے بارے میں لکھا ہے: ”اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔“ (حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

حاصل کلام یہ ہے کہ کل علم غیب کو باطل قرار دے رہا ہے بعض کو مانتا ہے کہ بعض علوم غیبیہ میں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا علم تو۔۔۔

پس یہی وجہ تھی مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے اور ان کی مخالفت پر آمادہ کرنے کی جس کی وجہ سے ساری دنیائے اسلام علمائے دیوبند سے متنفر ہو گئی اسی ماحول کو دیکھ کر مولوی الیاس دہلوی نے منافقین کی طرح ایک شیطانی لشکر کی بنیاد رکھی اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کو فریب دیتے رہے یہاں تک کہ اب ان کی تعداد خاصی ہے اس سے ان کا مقصود

اسلام کی خدمت نہ تھا بلکہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصود تھا۔ ملاحظہ ہو مولوی الیاس دہلوی فرماتے ہیں: ”حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔“ (ملفوظات الیاس صفحہ 57)

دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی نے کتنا بڑا کام کیا کہ سرکارِ بد قرار علیہ السلام کے علم پاک کو تمام حیوانات کے برابر کر دیا اور اشرف علی رسول اللہ اللہم صل علی سیدنا و مولانا نبینا اشرف علی کو تسلی بخش بنا دیا۔ جو عبرت کے لئے کافی ہے اس سے یہ بھی واضح ہے کہ تبلیغی جماعت دیوبندی راہ حق سے بھٹکی ہوئی ہے اور ہدایت کے راستے ان پر بند ہیں کیونکہ یہ بکے دیوبند ہیں۔ ہر طرح کی ہدایت اور اصلاح سے بند ہیں۔

☆☆☆



محبوب رب العالمین اور مشائخ دیوبند

تبلیغی جماعت کے مرکزی امیر مولوی محمد زکریا محدث سہارنپوری، حضور اکرم سید عالم ﷺ کا مشائخ دیوبند سے موازنہ کرتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں : ”ابوداؤد شریف میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن (شہر کا نام) حضور اقدس ﷺ کی طرف کچھ احادیث نقل کیا کرتے تھے۔ جو نبی کریم ﷺ نے بعض لوگوں کے متعلق غصہ میں فرمایا جو لوگ یہ حدیثیں سنتے تھے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر نقل کرتے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حذیفہ کو اپنی احادیث کا زیادہ علم ہے لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہتے کہ ہم نے حضرت سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے تمہاری حدیثیں نقل کیں انہوں نے نہ تو تصدیق کی نہ تکذیب کی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ میری ان احادیث کی تصدیق کیوں نہیں کرتے جو خود آپ نے بھی حضور ﷺ سے سنی ہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرمادیتے تھے تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ کہ جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ناراضی پیدا ہو اور آپس میں اختلاف پیدا ہو تم کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا کہ میں ایک آدمی ہوں ، دو سرے آدمیوں کی طرح سے مجھے بھی غصہ آجاتا ہے پس جس آدمی کو میں نے غصہ میں کچھ کہا ہو یا اللہ تو اس کئے کو لوگوں کیلئے رحمت اور قیامت کے دن برکات کا سبب بنا۔ یا تو تم ایسی حدیثیں نقل کرنے سے رک جاؤ ورنہ میں امیر المومنین کے پاس تمہاری شکایت لکھوں گا۔

خود حضور اقدس حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) سے افاضات الیومیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں جو مقربین بصیغہ اسم مفعول ہوتے ہیں ان میں ایک دو مکربین بصیغہ اسم فاعل بھی ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دو سرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں جھوٹ بچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا جس سے چاہا راضی کر دیا۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تو کسی کی شکایت سنتے ہی نہ تھے جہاں کسی نے کسی کی شکایت شروع کی فوراً ”منع فرمایا کرتے تھے کہ چپ رہو میں سنتا نہیں چاہتا اس کے بعد کسی کی ہمت ہی شکایت کی نہ ہوتی تھی اور حاجی صاحب (امداد اللہ) سب سن کر فرمادیتے تھے کہ تم نے جو کچھ بیان کیا اور فلاف شخص کی شکایت کی سب غلط ہیں میں جانتا ہوں اس شخص کو وہ ایسا نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت گنگوہی (رشید احمد) کا اس بارے میں کیا معمول تھا فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ آپ سے لوگ دوسروں کی شکایت بیان کرتے ہیں آپ پر کوئی اثر ہوتا ہے فرمایا کہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ دونوں میں رنجش ہے مگر سن لیتے تھے سب۔ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات، صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

دیوبندی دھرم میں معصوم کون؟

مذکورہ بالا دونوں روایات متعلقہ میں مشائخ دیوبند اور اللہ کے رسول (جل جلالہ و ۱؎) کے کردار بیان کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں مقربین میں ایک دو مکربین بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت شیخ کو اور دو سرے متعلقین کو کرب میں رکھتے جھوٹ بچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا جس سے چاہا راضی کر دیا چنانچہ نبی کریم ۱؎ کے مقربین میں ایسے مکربین تھے کہ نبی کریم ۱؎ بھی ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے یعنی نازیبا اور حقیقت کے خلاف اور بعض اوقات کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرماتے یعنی حد سے بڑھ جاتے جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دل میں ناراضی یعنی غم و غصہ اور

نفرت پیدا ہو جاتی اور آپس میں اختلاف یعنی دشمنی اور فساد پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی ایک آدمی ہیں دوسرے آدمیوں کی طرح، انہیں بھی غصہ آجاتا ہے چنانچہ ان کے ارشاد (احادیث) کو نقل نہ کیا جائے۔ مشائخ دیوبند ان عیوب سے پاک و صاف ہیں وہ مکر بن میں سے کسی کی شکایت سنتے ہی نہیں اگر سن بھی لیں تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ یہی مشائخ دیوبند (معاذ اللہ) معصوم ہیں ان کے سوا سب خاطمی اور عاصی ہیں (معاذ اللہ)۔ عزیزانِ ملت! نبی کریم ﷺ کے بارے میں دیوبندی افکار مطالعہ فرمائے، اب ابو داؤد شریف کی حدیث کو مطالعہ فرمائیں، ابو داؤد شریف میں ہے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”میں جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیتا اپنے یاد کرنے کیلئے پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، باتیں کرتے ہیں غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر، قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔“ عزیزانِ ملت! دیوبندی دھرم میں نبی اکرم سید عالم ﷺ کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ وہ ناراضی اور خوشی کے درمیان ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں میں عداوت اور دشمنی اور فساد پیدا ہوتا ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہمارا ایمان ہے، مزید براں قسم کے ساتھ فرمانا کہ لکھا کر، نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔ اس پر مسلمانوں کا ایمان اور دیوبندی کیلئے آفتِ جان! سبحان اللہ و بحمدہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی گواہی

فرماتا ہے: **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ** ”اور بیشک (اے محبوب) تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان کی ہے۔“ جن کے خلق کو اللہ عز و جل عظیم فرمائے، یہ ان کو فساد ہی بتائیں، کم ظرف ٹھرائیں، اور اپنے دیوتاؤں کی عصمت کو ثابت کر کے انکو معصوم ٹھرائیں، اور لیجئے اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: **وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۚ (النجم: ۱۰)**

۳-۴) اور وہ (ﷺ) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر جو وحی انہیں کی جاتی ہے! اللہ واحد قہار فرماتا ہے کہ میرا محبوب کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتا وہ تو وہی فرماتا ہے جو ان کو وحی کی جاتی ہے۔

بعد نزول قرآن بھی دیوبندی گستاخ امیر المومنین کے عہد میں یہ بہتان لعین اور توہین مبین ان کے جانب منسوب کرتا ہے کہ وہ ناراضگی اور مسرت کی حالت میں ایسی باتیں کرتے جس سے لوگوں کے دلوں میں ناراضگی یعنی نفرت و عداوت پیدا ہو اور آپس میں اختلاف یعنی فتنہ و فساد پیدا ہو۔ یہ قرآن کریم کے خلاف بغاوت اور مسلمانوں میں رنج و عداوت پیدا کرنا ہے، یہی دیوبندی دھرم کی اساس ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے لہذا وہ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے : **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ** (محمد : ۳۳) اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو، اس سے معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اس کے عمل باطل اور برباد ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے : **مَنْ بَطَعَ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء : ۸۰)** جس نے رسول کا حکم مانا اور اس نے اللہ کا حکم مانا، اور اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے : **قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ** (آل عمران : ۳۲) (پیارے) تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر، معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اور منہ پھیرے وہ کافر ہے۔

ہم نے صرف بطور نمونہ چند آیات نقل کیں ورنہ اس طرح متعدد آیات قرآن حکیم میں مذکور موجود ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو حضور (ﷺ) کے ارشاد طیبات کو حق نہ مانے وہ کافر ہے تو جو ان کے ارشادات کو باعث نزاع و فساد بتائے اس کی شقاوت قلبی کا کیا حال ہوگا۔ ان کا رب عزوجل تو ان کی شان میں فرماتا ہے۔ **هُوَ الَّذِي يُعْثِقُ فِي الْأَمْنِ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَ (الجمعة : ۲)** وہی ہے جس نے ان

ہے کہ حضور ﷺ نے تو اپنے فرامین کو نشر (پھیلانے) کی ترغیب فرمائی۔

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنیں گے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ان سے اور لوگ سنیں گے۔

(ابوداؤد شریف، جلد سوم، ترجمہ وحید الزماں، صفحہ ۱۳۰)

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر یاد رکھا اور اس کو پہنچا دیا یعنی دوسرے لوگوں کو بھی سنا دیا کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سنا دیں گے۔ اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جو فقہاء نہیں ہیں۔ یعنی خود سمجھدار نہیں ہیں ان کو نقل کرنا چاہئے۔

(ابوداؤد شریف، جلد سوم، ترجمہ مولوی وحید الزماں، صفحہ ۱۳۰ اسلامی اکادمی اردو بازار

لاہور)۔

ابوداؤد شریف کا ترجمہ ہم نے کسی بریلوی عالم دین کا نقل نہیں کیا بلکہ وحید الزماں جو مسلکاً وہابی ہیں۔ ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ خواہ غصہ میں ہوں یا خوشی میں ان کے زبان مبارک سے حق بات ہی نکلتی ہے۔

عزیزان ملت! آیات قرآنی اور احادیث الہی داؤد کی روشنی میں دیوبندی عقائد و افکار کا تجزیہ فرمائیں اور حق و ہدایت کی جانب رجوع لائیں، بد مذہبوں اور گمراہوں بلکہ گمراہ گروں سے دور نفور رہیں کہ اسی میں امن و سلامتی ایمان ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بجملت نام یہ چند سطور مذکور، اللہ سبحانہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے اور گمراہی و بے دینی سے بچائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سنگ بارگاہ رضا ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ

بمطابق ۱۳ مئی ۱۹۹۲ء